REGD E.P. No 57

رجسٹرڈ ایل پی نمبر ۱

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے، ممالک غیر ۱/۲ ۷ روپے

فی پرچہ ۲ ر

جلد ۵ | ۲۲ رفتح ۱۳۳۵ ہش ۱۹ رجمادی الاول ۱۳۷۶ھ - ۲۲ ردسمبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۹ ردسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ:-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۹ ردسمبر۔ ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی خاطر آج دس بجے کی گاڑی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ خیریت سے پہنچائے اور بخیریت واپس لائے۔ آمین۔

قادیان ۲۱ ردسمبر۔ امسال قادیان کا جلسہ سالانہ ماہ اکتوبر میں ہو جانے کی وجہ سے مقامی طور پر اس امر کی کوشش کی جا رہی ہے کہ قادیان سے درویشان کا ایک قافلہ ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کیلئے جائے۔ حکومت کی طرف سے اجازت سہولت مل جانے کی امید ہے۔

وزیر اعظم چین کی خدمت میں

جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے قرآن کریم انگریزی کا تحفہ

مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کلکتہ نے اپنی چٹھی محررہ ۱۴ / ۱۲ میں اطلاع دی ہے کہ حال ہی میں جب چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی کلکتہ تشریف لائے۔ تو جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے ان کی خدمت میں قرآن کریم انگریزی کا ایک نسخہ پیش کیا گیا۔ جسے موصوف نے بخوشی قبول فرمایا اللہ تعالیٰ جماعت کلکتہ کو اس کی جزائے خیر عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ کلکتہ کے لئے یہ امر باعث فخر ہے کہ وہ ہمیشہ سے غیر ممالک کے معزز افراد یا وزرائے اعظم کی کلکتہ میں آمد پر ان کی خدمت میں انگریزی قرآن کریم پیش کرتی آرہی ہے اور اخبار بدر میں اس کے متعلق اعلانات ہوتے رہے ہیں۔ اب یہ جماعت کلکتہ یونیورسٹی کی صد سالہ برسی کے موقعہ پر جو جنوری ۱۹۵۷ء میں ہو رہی ہے۔ اور جس میں غیر ممالک سے ایک سو کے قریب نمائندگان شریک ہو رہے ہیں۔ تمام نمائندگان کو انگریزی قرآن کریم کا ایک ایک نسخہ تحفۃً دینے کا انتظام کر رہی ہے۔ قرآن کریم ربوہ سے منگوانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

جماعت کلکتہ کا یہ نمونہ ہندوستان کی تمام بڑی بڑی جماعت ہائے احمدیہ کے لئے قابل تقلید ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

قادیان میں پنجاب کے دو وزراء کی آمد

قادیان ۱۷ ردسمبر۔ آج مشرقی پنجاب کے دو وزراء پنڈت موہن لال صاحب وزیر خزانہ اور سردار دربارا سنگھ صاحب وزیر انتقال اراضی نئی کابینہ کی تشکیل کے بعد پہلی بار قادیان تشریف لائے۔ میونسپل کمیٹی کے گیٹ پر اہالیان قادیان نے ان کا استقبال کیا۔ پنجاب سٹوڈنٹس کانگرس کی طرف سے عصرانہ دیئے جانے کے بعد ڈاکخانہ کے قریب جلسہ منعقد ہوا۔ اور انہوں نے پر از معلومات تقریریں کیں۔ اور تفصیلاً بتایا کہ کس طرح پنجاب پانچ سالہ منصوبہ کے ماتحت دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ بعد ازاں سردار گردیال سنگھ صاحب باجوہ (سابق آنریری مجسٹریٹ) نے اپنی کوٹھی (دار السلام) میں عشائیہ کا انتظام کیا۔ جس میں پنڈت صاحب موصوف سے اپنی معروضات پیش کرنے نیز ان تمام تقاریب میں شرکت کا موقعہ ملا۔

خاکسار ملک صلاح الدین ناظر امور عامہ و خارجہ قادیان

کانگرس کا انتخابی منشور

گزشتہ ہفتہ ہندوستان کے چیف الیکشن کمشنر کی طرف سے ہندوستان میں ریاستی اسمبلیوں اور لوک سبھا کیلئے انتخابات کے لئے ۲۵ رفروری سے ۱۲ رمارچ ۱۹۵۷ء تک کی تاریخوں کا اعلان ہو چکا ہے۔

اس اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ۱۹۵۱ء کے مقابل ۱۹۵۷ء کے یہ الیکشن زیادہ اعلیٰ پیمانہ پر ہوں گے کیونکہ رائے دہندگان کی تعداد سترہ کروڑ پچاس لاکھ سے بڑھ کر ۱۹ کروڑ تک پہونچ گئی ہے۔ اسی طرح ۱۹۵۱ء کے مقابلہ میں اس بار کم سیاسی پارٹیاں انتخاب میں حصہ لے رہی ہیں۔ چنانچہ الیکشن کمشن نے صرف چار کل ہند جماعتوں کو تسلیم کیا ہے۔ کانگرس پرجا سوشلسٹ۔ کمیونسٹ۔ جن سنگھ جبکہ ۱۹۵۱ء میں یہ تعداد ۱۴ تھی) ریاستوں میں گیارہ پارٹیاں ہیں۔ اور پولنگ تمام ملک میں ایک ساتھ ہوگا۔ اور نتائج کا اعلان ووٹ شمار کرنے کے ساتھ ساتھ ہوتا رہے گا۔ آخری اعلان مارچ کے آخر تک ہو جائے گا۔

اسی طرح خیال کیا جاتا ہے۔ کہ حکومت مختلف سیاسی پارٹیوں کو آل انڈیا ریڈیو پر نشریات کی آسانیاں مہیا کرنے کے حق میں ہے۔ نیز مختلف پارٹیوں کی نشریات ایک ہی وقت میں یکے بعد دیگرے کرائی جائیں گی۔ تاکہ ریڈیو سننے والوں کو ایک ہی وقت میں مختلف پارٹیوں کے نظریات کا علم ہو سکے۔

اس سلسلہ میں کانگرس کا سبجیکٹ کمیٹی یعنی انتخابی منشور کے تیار ہو چکنے اور اندور میں کانگرس کے اجلاس کے موقعہ پر شائع کئے جانے کی خبر اخبارات میں شائع ہو چکی ہے دراصل یہ انتخابی منشور ایک قسم کا پروگرام ہوتا ہے۔ جسے اگر قوم پسند کرے تو انتخاب کے وقت اس سیاسی جماعت کو کامیاب بنا سکے۔ اس لحاظ سے اگرچہ ہمارے ملک میں تاحال ایسے انتخابی منشوروں کو اہمیت دینے کا وہ شعور پیدا نہیں ہوا۔ جو دیگر ممالک میں ہے۔ تاہم یہ امر باعث مسرت ہے کہ ملک کے عوام کی ذہنی ترقی بھی اسی نہج سے بتدریج ہوتی چلی جائے۔ اور آہستہ آہستہ وہ اس کی قدر و قیمت کو پہچاننے کے قابل بن سکیں۔ اور اپنا ووٹ انتخاب میں حصہ لینے والی سیاسی پارٹیوں کے محض نام سن کر دینے سے وقف نہ کردیں۔ بلکہ وہ پورے غور و فکر کے بعد از خود فیصلہ کرسکنے کے قابل ہوں۔ کہ کس پارٹی کے پروگرام ملک و قوم کو نسبتاً زیادہ فائدہ رساں ہیں۔ نیز عوام کی یہ کمزوری تو بتدریج ہی دور ہوگی۔ لیکن جہاں کانگرس کے اپنے مینی فیسٹو کے شائع کرنے کا سوال ہے۔ یہ ایک مستحسن اقدام ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس وقت تمام سیاسی پارٹیوں میں سے کانگرس ہی زیادہ کامیاب رہے گی۔ کیونکہ حصول آزادی کے بعد کانگرسی لیڈروں کی کوششوں سے جس تیز رفتاری سے ہمارے ملک نے ترقی کی ہے۔ اس پر قیاس کرتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ آئندہ بھی اپنے اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے میں کامیاب ہوں گے۔ اہم مسائل کے لحاظ سے اس وقت اس کے سامنے ملک سے غربت کو دور کرنا غذائی پیداوار کو بڑھانا۔ بھاری مشینوں کو فروغ دینا۔ چھوٹی دستکاریوں کی ہمت افزائی کرنا اور بے روزگاری کو کم کرنے کے لئے وسائل معاش کا جائزہ لینا ہے۔ اور یہ بہت بڑا کام ہے۔ اگر یہ کر گذرے تو بہت بڑی خدمت ہے جس کی ملک کو ضرورت ہے۔

تاہم کوئی برسر اقتدار پارٹی اپنے پروگرام کو کامیاب نہیں بنا سکتی۔ جب تک ملک کی غالب اکثریت اس کا ہاتھ نہ بٹائے۔ اسی لئے تو کانگرس کا انتخابی نعرہ اتحاد کفایت شعاری اور قومی ترقی کے لئے عوامی تعاون ہونا قرار پایا۔ جسے ورکنگ کمیٹی نے منظور کرکے الیکشن مینی فیسٹو میں شامل کرلیا ہے۔

اعلان

جلسہ سالانہ ربوہ میں بعض کارکنان کی شمولیت کی وجہ سے ۲۹ ردسمبر کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ اس طرح اس پرچہ کے ساتھ اخبار کی پانچویں جلد ختم ہو کر اگلے پرچہ جو ۵ رجنوری کو شائع ہوگا اخبار کی چھٹی جلد کا آغاز ہوگا۔ [illegible] ادارہ

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۰ر دسمبر ۱۹۵۶ء

تبلیغ حق کا فریضہ

جب سے یہ دنیا بنی اور خدا تعالیٰ نے انسان کی اصلاح و ارشاد کے لئے انبیاء اور مرسلین کا سلسلہ جاری فرمایا۔ ہر نبی و قت کا اولین فریضہ یہی قرار پایا کہ وہ احکام خداوندی کی تبلیغ و اشاعت میں اپنی تمام توجہات صرف کر دے۔ چنانچہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی ارشاد ہوا کہ

یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک۔

کہ اے عظیم الشان رسول جو کچھ تجھ پر تیرے رب کی طرف سے نازل ہو رہا ہے لوگوں تک ضرور پہنچا دے۔

اور قربان جائیں اس نبی عربی کی کمال اطاعت اور اس فریضہ کی ادائیگی کے حق ادا کر دینے پر کہ عرش سے حضرت حق سبحانہٗ کو اپنے حبیب سے کہنا پڑا کہ

لعلک باخع نفسک الا یکونوا مؤمنین

یعنی ہم تو تبلیغ حق کا فریضہ مقرر کر ہی چکے تھے مگر شاید تو تو اس کا حق ادا کرنے میں اپنے نفس کو بھی قربان کر دے گا؟

اس کی اصل وجہ یہی تھی کہ آپؐ کو جہاں خالق دو جہان سے انتہا درجہ کی محبت و عشق تھا۔ وہاں اپنے بنی نوع کی ہمدردی و اخلاص کی عنوانی بھی کچھ کم نہ تھی۔ اور آپ نے وقولی لهم فی انفسهم قولاً بلیغا کے مطابق ایسے طریق اختیار کئے کہ چند ہی سالوں میں عرب کی سرزمین میں ایک انقلاب عظیم برپا ہوا۔ آپ نے وحشی لوگوں کو نہ صرف انسان بنایا بلکہ با اخلاق انسان اور پھر باخدا انسان بنا دیا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کیا ہی خوب فرمایا ہے

کیفیتیں ہیں یورپ کے ، دل یہ نبی کامل نہیں
وحشیوں میں دین کو پھیلانا یہ کیا مشکل تھا کار
پر بنانا آدمی وحشی کو ہے اک معجزہ
معنی راز نبوت ہے اسی سے آشکار

پھر تبلیغ حق کا یہ اہم فریضہ ختم نہیں ہو گیا بلکہ آپ کے بعد آپ کی امت کو

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس

کہہ کر اس کی طرف متوجہ کیا گیا ہے کہ

تأمرون بالمعروف وتنہون عن المنکر

ہمیشہ کے لئے تمہارے فرائض میں داخل ہے اور جب تک اس پر کاربند رہو گے تم خیر امت کا خطاب پانے کے مستحق بنے رہو گے۔ اور جب تم اسے چھوڑ بیٹھو گے تو تمہارا یہ حق نہ ہو گا کہ اپنے تئیں خیر امت کا فرد قرار دو۔

گویا اس آیت کریمہ میں ایک عظیم الشان معیار بتایا گیا ہے۔ اس جماعت کے دعوے اسلام کو پرکھنے کا جو اپنے تئیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا جانشین قرار دیتی ہے۔ کیونکہ حقیقی طور پر آپ کا وہی جانشین ہو سکتا ہے۔ جو آپ کے نقش قدم پر چلے۔ اور اس آیت کے مطابق تبلیغ حق کے کام کو اپنا نصب العین بنا سکے۔

سو خدا کے فضل سے اس وقت نہ صرف یہ کہ جماعت احمدیہ کا یہ دعوے ہے کہ فی زمانہ وہی ایک جماعت ہے جو حقیقی اسلام کی علمبردار ہے۔ بلکہ اس کے اس دعوے کے ساتھ اس مقدس جماعت کا عملی نمونہ بھی سب کے سامنے ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ اسلام کی طرف منسوب ہونے والے روئے زمین کے تمام فرقوں میں سے صرف یہی ایک فرقہ اور جماعت ہے جسے اس پہلو سے یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس وقت اس کی طرف سے تمام دنیا میں مبلغین اسلام کا گویا جال بچھا ہوا ہے۔ اور دنیا کا کوئی بڑا ملک نہیں جس میں احمدی مبلغ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند کئے ہوئے اس آخری پیغام کی طرف دنیا کو دعوت نہیں دے رہے۔

جماعت احمدیہ کی صداقت کی یہ کس قدر واضح اور روشن دلیل ہے۔ کہ آج تمام اسلامی جماعتوں میں سے کسی کو من حیث الجماعت اس اہم فریضہ کے ادا کرنے کی توفیق نہیں مل رہی۔ اور بڑی تعداد اور خاص مال و دولت والی جماعتیں ہونے کے باوجود نہ صرف اس نیکی سے یکسر محروم ہیں۔ بلکہ بسا اوقات جب ان میں سے سنجیدہ طبقہ اس محرومی پر مختلق یا ملیلے ہو کر غور کرتا ہے کہ اسلام کی سرسبز و شاداب کھیتی کسی وقت پھول سے لدی ہوا کرتی تھی اس وقت سوکھی دکھائی دیتی ہے۔ تو ایک سوالیہ نشان بن کر رہ جاتا ہے!!

اس کی تازہ مثال اخبار اہلحدیث دہلی مجریہ ۱۵ر دسمبر ۱۹۵۶ء کے مقالہ افتتاحیہ کی حسب ذیل عبارات میں ملتی ہے جس میں مقالہ نویس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عمر بھر تبلیغ حق کا فریضہ باحسن وجوہ ادا کرتے کا ذکر کرنے کے بعد لا تزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق (کہ میری امت میں سے ایک نہ ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا) کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"آج ہم دنیائے اسلام پر جب نظر ڈالتے ہیں اور ان کی اکثریت کو دیکھتے ہیں تو جانچنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کی اکثریت اپنی شخصیتوں کے پیچھے لگ کر راہ سے بے راہ نظر آتی ہے اگر کوئی ایسی جماعت ہے جس کی شان میں حدیث کا زمان صحیح ہو سکتا ہے تو صرف وہی جماعت ہے جو براہ راست اپنا دینی رشتہ رسالت خداوندی سے جوڑتی ہے۔ مگر جب ہم ان کے تبلیغی کردار پر نظر ڈالتے ہیں تو بات سمجھ میں آتی ہے کہ بیشک انہی کے سلف تھے جن کی دینی اور تبلیغی و عملی خدمات کی بدولت سارے قرۂ ارض پر اسلام پہنچ گیا۔ مگر انہی اسلاف کے اخلاف تبلیغ سے غافل ہو کر ہاتھ پر ہاتھ باندھے بیٹھے ہیں۔ واللہ در القائل

بہت غور سے سن رہا تھا زمانہ
ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

ہمارا تبلیغی نظام اس طرح فرسودہ اور معطل ہو گیا ہے کہ ہم نہیں بتا سکتے کہ اس کا انجام کیا ہو گا"

اس کے بعد مخصوص طور پر عہد رسالت کے تبلیغی نظام کے مقابل پر اپنے خیالات کے اظہار اور انجمنوں کے تبلیغی کردار کی اندھیر گردی کا ان الفاظ میں رونا روتے ہیں:-

"عہد رسالت کی تاریخ کی روشنی سے ... (باقی صفحہ پر)

پروگرام تبلیغی دورہ و جلسہ ہائے سالانہ جنوبی ہند

(قسط اوّل)

جماعت ہائے احمدیہ جنوبی ہند کو یہ خوشکن اطلاع دی جاتی ہے کہ جنوبی ہند کا تبلیغی دورہ انشاء اللہ تعالیٰ یادگیر کے مقام سے ذیل کے پروگرام کے مطابق شروع ہو رہا ہے۔ جماعتوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس کے مطابق اپنے اپنے ہاں جلسوں کا پروگرام بنائیں نیز تبلیغ اور سنجیدہ مزاج حضرات کو خاص طور پر مدعو کریں اور عوام کو بھی اس کی اطلاع کر دیں۔ اس کے ساتھ ہی تمام احباب جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ دعائیں فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس تبلیغی دورہ کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے۔ اور جماعت کی ترقی کا باعث بنائے۔

میں انشاء اللہ تعالیٰ خود بھی اس مرتبہ دورہ کے وفد میں شامل ہوں گا۔ میرے ساتھ مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ کلکتہ۔ مولانا شریف احمد صاحب فاضل مبلغ مدراس۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل یادگیری اور مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان ایڈیٹر آزاد نوجوان مدراس۔ اور مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی تشریف لائیں گے۔

خاکسار مرزا وسیم احمد
ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

پروگرام

نمبر	مقام	تاریخ	غرض
۱	قیام یادگیر	۱۹ر تا ۲۵ر جنوری ۱۹۵۷ء	برائے جلسہ سالانہ و جلسہ جماعتی و امور جماعتی
۲	〃 بیجاپور	۲۶ر و ۲۷ر 〃	〃 〃 〃
۳	〃 ادگور	۲۸ر و ۲۹ر 〃	〃 جلسہ سالانہ
۴	〃 دیودرگ رائچور	۳۰ر جنوری	جلسہ سالانہ و جماعتی
۵	〃 حیدرآباد دکن	۳۱ر جنوری تا ۷ر فروری	جلسہ سالانہ و جلسہ جماعتی و جماعتی امور
۶	〃 کوسگی۔ پرچا۔ چنت کنٹہ	۸ر فروری تا	جلسہ ہائے سالانہ
	یمی گنور۔ آتماکور۔ کرنول	۱۶ر فروری	〃
۷	〃 ہبلی	۱۸ر تا ۲۱ر فروری	جلسہ سالانہ و جلسہ جماعتی
۸	〃 بنگلور	۲۲ر تا ۲۷ر فروری	〃 〃 〃
۹	〃 شموگہ	۲۸ر تا ۲ر مارچ	〃 〃 〃
۱۰	〃 مدراس	۳ر مارچ تا ۱۰ر 〃	〃 〃 〃

دورہ مالا بار کی تاریخوں کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔

مبلغین کے ذریعہ ۱۶۰۰ اور مرکز سے پندرہ ہزار مفت لٹریچر کی تقسیم

ساڑھے چودہ سو افراد کو انفرادی زبانی اور ہزاروں افراد کو پبلک لیکچرز کے ذریعہ تبلیغ

مبلغین کا اڑھائی ہزار میل کا تبلیغی سفر درس تدریس اور خطبات کے ذریعہ جماعت کی تربیت

بہار موسٹے بنی مائینہ میں محترم مولوی فضل دین صاحب کام کر رہے تھے۔ مگر وہ بیمار ہوگئے اور انہیں جمشید پور ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ جمشید پور کی جماعت نے ان کی بہت خدمت کی۔ اور تیمارداری کا پورا حق ادا کیا۔ خاص طور پر مولوی محمد سلیمان صاحب پراونشل امیر اور عبدالمجید خان صاحب امیر جماعت جمشید پور نے حق خدمت ادا کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء مولوی صاحب اپنی شدید بیماری کی وجہ سے رپورٹ نہیں بھجوا سکے۔ اور اب چونکہ مولوی صاحب کی صحت اس بیماری کی وجہ سے خراب ہو چکی ہے اور کافی معمر ہو چکے ہیں (مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں) اس لئے صدر انجمن احمدیہ نے انہیں خدمات سے سبکدوش فرما دیا ہے اور اب وہ چند دن کے اندر قادیان واپس آجائیں گے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مولوی صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعائیں کی جائیں۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ سانچی میں حال ہی میں مولوی سید صمصام الدین صاحب کو کیندرہ پاڑا (اڑیسہ) سے تبدیل کر کے بھجوایا گیا ہے۔

بھاگلپور میں دارالتبلیغ کے لئے مکان مل چکا ہے۔ اور دسمبر کے آخر تک ایک مولوی فاضل مبلغ کو وہاں بھجوایا جا رہا ہے۔

پٹنہ میں مولوی سید نصیرالدین احمد صاحب صرف تقسیم لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ کا کام کرتے ہیں۔ سکولوں اور کالجوں کے طلباء میں لٹریچر تقسیم کرتے ہیں۔ اور بعض لوگوں کو سلسلہ کے اخبارات مطالعہ کے لئے دیتے ہیں۔

جمشید پور کے سیکرٹری تبلیغ مولوی محمد سلیمان صاحب جب جلسہ سالانہ قادیان سے واپس وطن گئے تو یہاں سے سلسلہ کا بہت سا لٹریچر لے کر گئے تھے۔ چنانچہ یہ لٹریچر انہوں نے تعلیم یافتہ طبقہ میں تقسیم کیا ایک گورنمنٹ افسر کو احمدیہ البم دکھایا جسے دیکھ کر وہ بہت متاثر ہوئے۔ کیول اسٹیشن پر ایک مسلمان تاجر کو حیات قدسی جلد چہارم (جو حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی خود نوشت سوانح حیات ہے) پڑھ کر سنائی جسے سن کر وہ بہت محظوظ ہوئے ہیں۔ ایک آریہ ہندو نے اس امر کا اعتراف کیا کہ حضرت مرزا صاحب نے اسلام کی بہت بڑی خدمت کی ہے۔

دہلی۔ یوپی مولوی بشیر احمد صاحب دہلی نے حکومت کے بعض افسران اور شہر کے معززین و روٴسا اور ڈاکٹروں میں جن کی تعداد ۴۰ ہے خود جا کر سلسلہ کا لٹریچر تقسیم کیا اور بعض کو ڈاک کے ذریعہ لٹریچر بھجوایا۔ جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کی۔ اور دو تقریریں کیں (رپورٹ پہلے چھپ چکی ہے) بعض سفارت خانوں میں جا کر لٹریچر تقسیم کیا۔ محکمہ ڈاک اور پولیس کے عملہ کو لٹریچر مہیا کیا۔ عربی مدرسہ۔ اسلامیہ ہائی سکول اور دہلی کالج کے طلباء اور بعض تاجروں وغیرہ جن کی تعداد ۹ ہے کو سلسلہ کا لٹریچر دیا۔ مقامی جماعت میں چار خطبات جمعہ دیئے فتنۂ منافقین سے علیحدگی و بیزاری کی قرار داد پاس کی گئی۔ جلسہ سالانہ کی اپنی تقاریر کو بغرض اشاعت بھجوانے کے لئے قلمبند کیا۔ ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ وقار عمل منا کر مسجد احمدیہ کی صفائی کی۔ رنگون سے ایک احمدی دوست آئے تھے ان کی ملاقات بعض افسران سے کروائی۔

ساندھن یوپی مولوی سید منظور احمد صاحب فاضل زیادہ تر مقامی جماعت کی تعلیم و تربیت کا کام کرتے رہے۔ ازالہ اوہام کا درس بعد نماز فجر دیا جاتا رہا۔ جماعت کے بچوں کو دینی تعلیم دیتے رہے۔ اور مرکزی تحریکوں پر لبیک کہنے کیلئے جماعت کو تلقین کی۔

مسکرا۔ یوپی مولوی منظور احمد صاحب نے اس ماہ ساڑھے چار صد کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا۔ جو دوست مستقل زیر تبلیغ ہیں ان کو تبلیغ ہوتی رہی مقامی افسران حکومت کو تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا اور لٹریچر دیا جاتا رہا۔ ایک معزز غیر احمدی افسر نے اشاعت اسلام کے لئے چندہ دیا۔ بعض مسلمان تاجروں اور مہاجنوں کو سلسلہ کا لٹریچر دیا۔ مقامی سکول کے اساتذہ و طلباء سے مل کر تبلیغ کی اور لٹریچر دیا۔ تین خطبات جمعہ دیئے اور سلسلہ کے لئے قربانیوں اور حقوق العباد کی طرف توجہ دلائی حدیث شریف کا درس جاری رہا۔ بچوں کو نماز اور قرآن کریم پڑھایا جاتا رہا۔

کشن گڑھ مولوی فتح محمد صاحب اسلم نے مقامی جماعت میں قرآن و حدیث کا درس جاری رکھا۔ بعض ہندو سکھ دوستوں کو ٹریکٹ پڑھنے کے لئے دیئے۔ پولیس کے بعض معززین کو لٹریچر دیا گیا۔ مجموعی طور پر ۱۶۰ سو افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ ہندوؤں میں ٹریکٹ "دی چار اکرشن" تقسیم کیا گیا۔

سرینگر (کشمیر) حکیم محمد سعید صاحب مبلغ انچارج سرینگر اس ماہ کے شروع میں جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کے لئے آگئے تھے۔ اور جلسہ سالانہ کے بعد بھی چند یوم تک قادیان میں ضروری جماعتی کاموں کے لئے ٹھہرے رہے۔ اور اکتوبر کے آخر میں چوہدری محمد طفیل انسپکٹر بیت المال کے ساتھ جماعتہائے کشمیر کے لئے روانہ ہوگئے

جموں یہاں ہمارا کوئی مبلغ تو نہیں ہے۔ البتہ یہاں کے سیکرٹری تبلیغ بابو محمد یوسف صاحب خدا کے فضل سے مبلغین کی طرح ہی تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ باقاعدہ تبلیغ کرتے ہیں باقاعدہ رپورٹ بھجواتے ہیں۔ اور باقاعدہ لٹریچر طلب کرتے ہیں۔ اپنے حلقہ احباب اور اشد مخالفوں میں تبلیغ کرتے ہیں۔ اور بڑی سنجیدگی کے ساتھ سوالات کے جوابات زیر تبلیغ افراد کو دیتے ہیں۔ خدا کرے ہمارے تمام سیکرٹریان تبلیغ اسی جذبے کے ساتھ کام کرنے لگ جائیں۔

بانڈی پورہ (کشمیر) مولوی غلام احمد شاہ صاحب مقامی جماعت کے بچوں کو تعلیم دیتے رہے۔ شوپیاں میں بعض مالکان تیل مشین کو ٹریکٹ مطالعہ کے لئے دیئے۔ نباتہ میں ایک فرم کے مینیجر کو احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ بعض زیر تبلیغ افراد کو زبانی تبلیغ کی۔ مانلو، شوپیاں اور آسنور کا دورہ کیا، جماعتوں کے دوستوں کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔

بھدرواہ (کشمیر) مولوی محمد ایوب صاحب نے مقامی طور پر دو صد افراد میں لٹریچر تقسیم کیا اور دس لٹریچر باہر بھجوائے۔ دو درجن افراد کو زبانی تبلیغ کی۔ جماعت کے بچوں کو قرآن کریم اور قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا جاتا رہا۔

پلوچھی شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ کو نئیں ماہ قبل اکنور پورہ سے تبدیل کر کے پلوچھی بھجوایا گیا تھا۔ وہاں انہوں نے جماعتوں کی تنظیم کی ہے۔ اور تبلیغ کا کام کر رہے ہیں اس ماہ انہوں نے مختلف مقامات کا دورہ کر کے دو صد افراد کو زبانی تبلیغ کی اور بعض کو لٹریچر دیا۔ پارکوٹ اور شیندرہ میں تربیتی لیکچر دیئے۔ چندوں کی ادائیگی کے لئے احباب جماعت کو تلقین کی۔

بالبر کوٹلہ مولوی بشیر احمد صاحب خادم صرف دس دن تک اپنے مستقر پر رہے اس کے بعد وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کے لئے قادیان آگئے تھے۔ اور جلسہ کے بعد بیماری کی وجہ سے انہیں اس ماہ کے باقی ایام یہیں ٹھہرنا پڑا۔ انہوں نے قریباً تین درجن افراد میں لٹریچر تقسیم کیا۔

چھمبہ مولوی عبدالحق صاحب فاضل اس ماہ زیادہ تر رخصت پر رہے۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت کی اجازت ان کو مل چکی تھی۔ مگر گذشتہ بارشوں سے راستے بند ہونے کی وجہ سے نہ پہنچ سکے۔ اور جلسہ کے بعد رخصت لے کر قادیان آئے۔ اس میں انہوں نے مقامی طور پر دو درجن افراد کو تبلیغ کی۔ مقامی جماعت میں قرآن کریم اور بخاری شریف کا درس دیتے رہے۔ مرکزی تحریکات پر عمل کرنے کی تلقین کی۔

دفتر زائرین اس ماہ ہمارے مقدس مقامات کی زیارت کے لئے ۵۷۴ زائرین تشریف لائے۔ انہیں مقدس مقامات دکھانے کے علاوہ ۲۷۴ کی تعداد میں لٹریچر دیا گیا۔ زائرین میں قابل ذکر معززین یہ تھے۔ سردار ہزارہ سنگھ صاحب سابق پریذیڈنٹ لوکل گوردوارہ پربندھک کمیٹی ترن تارن و جنرل سیکرٹری ڈسٹرکٹ اکالی جتھہ امرتسر۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر بہت متاثر ہوئے۔ اور اس کا ذکر انہوں نے ہمارے رجسٹر میں بھی کیا۔ انکم ٹیکس آفیسر جناب گوجر مل صاحب تشریف لائے۔ امرتسر سے کرنل اوبیرائے صاحب تشریف لائے۔ جناب سیالکوٹ کے ایک نہایت معزز سکھ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔

دفتر نظارت دعوت و تبلیغ اس ماہ مرکزی دفتر دعوۃ و تبلیغ میں بیرون سے ۱۲۲ اور لوکل سے ۴۶ چٹھیات وصول ہوئیں۔ اور بیرون کو ۵۴۶ اور لوکل کو ۶۲۴ چٹھیات بھجوائی گئیں۔ اس ماہ ہمارا چھپنواں سالانہ جلسہ تھا۔ جو خدا کے فضل سے بہت کامیابی کے ساتھ انجام پایا۔ اللہ تعالیٰ کے کئی نشانات ظاہر ہوئے۔ تفصیلی رپورٹ بدر میں شائع ہو چکی ہے۔ اس ماہ مرکز سے پندرہ ہزار کی تعداد میں لٹریچر جماعتوں کو بھجوایا گیا۔ اس کی تفصیلی رپورٹ بھی بدر والفضل میں شائع ہو چکی ہے۔

خطبہ جمعہ

دوست دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری صحت میں برکت دے

تاکہ

مَیں اسلام اور احمدیت کی اور زیادہ خدمت کرسکوں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۷ر دسمبر ۱۹۵۶ء

(بمقام ربوہ)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اسلام میں نماز کے لئے جو لفظ رکھا گیا ہے۔ وہی لفظ دُعا کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ پس مسلمان کی نماز دعا ہوتی ہے۔ اور اس کی دعا نماز ہوتی ہے۔ کیونکہ

نماز کی غرض

یہ ہوتی ہے کہ خدا تعالےٰ سے دعا کی جائے۔ اور اس سے اپنی ضرورتیں مانگی جائیں اور جو شخص اس غرض کو پورا کرتا ہے۔ وہ حقیقی نماز پڑھتا ہے۔ اور جو شخص اس غرض کو پورا نہیں کرتا بلکہ رسمی طور پر اٹھک بیٹھک کرتا ہے۔ وہ درحقیقت نماز نہیں پڑھتا۔ کیونکہ نماز کا اصل مقصد یہی ہے کہ خدا تعالےٰ سے بار بار دعا کی جائے۔ اور اس کا فضل مانگا جائے۔ اور یہ یقین رکھا جائے کہ خدا تعالےٰ کے سوا اور کوئی وجود ہماری حاجت روائی نہیں کرسکتا۔ پچھلے سال جب میں یورپ سے علاج کے بعد واپس آیا۔ تو ان دنوں میری طبیعت میں تشویش زیادہ ہوتی تھی۔ لیکن میں نے دیکھا کہ جوں جوں احباب میری صحت کے لئے دعائیں کرتے تھے۔ وہ تشویش کم ہوتی جاتی تھی۔ اور

صحت میں ترقی

ہوتی جاتی تھی۔ اب خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک سال اور گذر گیا ہے۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ جتنی تشویش اور گھبراہٹ مجھے پچھلے سال تھی اتنی اب نہیں۔ لیکن اس سال چونکہ سردی اچانک تیز ہوگئی ہے۔ اس لئے میری طبیعت میں بھی کوفت اور اضمحلال پیدا ہوگیا ہے۔ اور میں طاقت کی بجائے کمزوری محسوس کرتا ہوں۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ وہ ایک بار پھر دعاؤں میں مشغول ہو جائیں۔ کیونکہ اگر انہیں واقعہ میں نظر آتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے میرے ذریعہ

احمدیت اور اسلام کی خدمت

کروائی ہے۔ اور میرے ذریعہ انہیں ترقی بخشی ہے۔ تو یہ کام اسی صورت میں جاری رہ سکتا ہے کہ میری صحت ٹھیک رہے۔ پس اگر واقعہ میں انہیں یہ احساس اور یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ احمدیت اور اسلام کو ترقی دی ہے۔ تو ان کی اسلام اور احمدیت سے محبت کا ثبوت اسی صورت میں مل سکتا ہے۔ کہ وہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ ایسی صحت بخشے کہ میں اچھی طرح کام کرسکوں اور اسلام اور احمدیت کی اور زیادہ خدمت کرسکوں۔ تاکہ وہ جلد جلد ترقی کرے اور

خدائے واحد کی حکومت

دنیا میں قائم ہوجائے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انسانی کاموں میں روکیں آتی رہتی ہیں۔ جن سے ہم بھی محفوظ نہیں رہ سکتے۔ لیکن عام قاعدہ اور ہے۔ اور کوشش اور چیز ہے۔ عام قاعدہ کے مطابق انسان بڑی عمر میں کمزور ہو جاتا ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جو لوگ اپنی صحت کا خیال رکھتے ہیں۔ وہ بڑی لمبی عمر پا جاتے ہیں۔ اور انہیں دیکھ کر ماننا پڑتا ہے۔ کہ انسانی تدبیر سے جس میں سب سے بڑی چیز دعا ہے۔ عام قانون بدلا جاسکتا ہے چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے لبیدؓ بن ربیعہؓ ایک مشہور شاعر تھے۔ انہوں نے ۱۷۵ سال عمر پائی۔ اسلام لانے سے پہلے بھی وہ

عرب کے مشہور شاعر

تھے۔ اور اسلام لانے کے بعد بھی وہ کافی عرصہ زندہ رہے۔ حضرت انسؓ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے۔ انہوں نے ۱۱۰ سال کی عمر پائی۔ اور ان کی ہمت اتنی بلند تھی کہ بڑی عمر میں ان کی بیوی فوت ہوگئی تھیں ایک دن ان کے ایک دوست ان سے ملنے کے لئے گئے۔ تو وہ ان سے کہنے لگے میرے لئے بیوی تلاش کرو۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص بغیر شادی کے فوت ہوتا ہے۔ اس کی عمر باطل جاتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ میری عمر بھی باطل چلی جائے اب دیکھو ان کی عمر ۱۱۰ سال کی ہوگئی تھی۔ لیکن ان کی خواہش تھی کہ کوئی عورت مل جائے اور وہ اس سے شادی کرلیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کی صحت اچھی تھی۔ اور قویٰ مضبوط تھے۔ اس لئے انہیں اپنے بڑھاپے کا خیال نہ آیا۔ اور انہوں نے اس بات کی خواہش کی کہ ان کی کسی عورت سے شادی ہو جائے۔ ہمارے زمانہ میں بھی بعض لوگ بڑی بڑی عمر والے اور حوصلہ والے ہوتے ہیں۔ ۱۹۱۸ء میں ایک آدمی گجرات سے آیا اور مجھے ملا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ لاہور سے پیدل چل کر آیا ہے۔ جب میں نے کہا آپکی عمر تو پچاس سال کی لگتی ہے۔ اس نے کہا ۵۰۔ ۶۰ سال کی نہیں۔ میری عمر ۱۱۸ سال کی ہے اور میں نے

مہاراجہ رنجیت سنگھ کا ابتدائی زمانہ

دیکھا ہوا ہے۔ میں دو راتیں رستہ میں ٹھہرا ہوں اور پیدل چل کر قادیان پہنچ گیا ہوں۔ بعد میں سنا کہ وہ ۱۴۰ سال کی عمر میں فوت ہوا۔ پس اس زمانہ میں بھی خدا تعالےٰ جنہیں اپنی صحت کی حفاظت کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ وہ بڑی بڑی عمریں پاتے ہیں۔ ہمارے مولوی نور الحق صاحب کے دادا بھی ایسے ہی لوگوں میں سے تھے۔ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی جن دنوں خاکسار کے خلاف سے بیمار تھے اسی سال خدام الاحمدیہ کا دفتر بن رہا تھا میں وہ دفتر دیکھنے جا رہا تھا۔ کہ میں نے دیکھا کہ ایک آدمی بڑا تیز تیز چلکر میری طرف آرہا ہے۔ وہ مجھے ملا۔ اور اس نے مجھ سے مصافحہ کیا میں نے دریافت کیا کہ آپ کا کیا نام ہے۔ انہوں نے اپنا نام بتایا۔ اور کہا میں گجرات سے آیا ہوں پھر انہوں نے پنجابی زبان میں کہا جیہڑا غلام رسول وزیری آبادی کہلاندا ہے اس دا حال پچھن آیا آں۔ یعنی غلام رسول وزیرآبادی جو کہلاتے ہیں ان کا حال دریافت کرنے آیا ہوں۔

حافظ غلام رسول صاحب

ہماری جماعت میں بڑے محترم سمجھے جاتے تھے مگر انہوں نے اس بے تکلفی سے انکا نام لیا۔ تو میں نے پوچھا کہ حافظ صاحب سے آپکا کیا رشتہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ میرے بھتیجے ہیں۔ میں نے کہا معلوم ہوتا ہے ان کے والد نے آخری عمر میں دوسری شادی کی تھی جس سے آپ پیدا ہوئے اسلئے آپکی عمر ان سے چھوٹی معلوم ہوتی ہے۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ جدوں غلام رسول دی دادا دا ویاہ ہویا سی میں اٹھارہ سال دا ساں یعنی جب حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کی دادی کا بیاہ ہوا تھا اسوقت میں اٹھارہ سال کا تھا بعد میں وہ ۱۰۳ یا ۱۰۷ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ اور وہ اس عمر میں بھی خوب چل پھر لیتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے کہ میں بیس بیس پچیس پچیس میل پیدل چلا جاتا ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کی مدد کرتا ہے اور وہ اپنی صحت کی حفاظت کرتے ہیں انکی عمریں عام قانون کے لحاظ سے زیادہ ہو جاتی ہیں۔ بعض عمریں بیشک غیر معمولی ہوتی ہیں اور ان کی ہمیں تاویل کرنی پڑتی ہے۔ مثلاً قرآن کریم میں بھی اور بائیبل میں بھی حضرت نوح علیہ السلام کی عمر ایک ہزار سال کی بیان ہوئی ہے۔ اس کی ہم تاویل کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اس سے مراد درحقیقت انکی امت کا زمانہ ہے۔ لیکن تاریخی لحاظ سے جو واقعات مشہور ہیں۔ اور جو باتیں ہمارے سامنے آئی ہیں آن سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فضل کرے تو انسان لمبی عمر پاسکتا ہے اور پھر وہ اس عمر میں اچھی طرح کام بھی کرسکتا ہے پس

دوست دعا کریں

کہ اللہ تعالیٰ میری صحت میں برکت دے تاکہ جو دم باقی ہیں وہ دین کی خدمتیں صرف ہوں۔ اور نہ صرف اسلام اور احمدیت کو ترقی حاصل ہو بلکہ خود دعا کرنیوالے کو بھی ثواب ملے اور ایکے ساتھیوں کو بھی امن اور سکون نصیب ہو دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو مسلمانوں کو امن اور چین نصیب ہوگیا۔ اگر آپ مکہ فتح نہ کرتے تو مسلمانوں پر برابر ظلم ہوتے رہتے۔ لیکن جب اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فتوحات دیں۔ تو انکے نتیجہ میں

مکہ مدینہ

اور ایکے اردگرد کے علاقہ میں مسلمانوں کو امن میسر آگیا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں جو فتوحات ہوئیں انکی وجہ سے سارے عرب اور عراق اور شام میں مسلمانوں کو امن نصیب ہوگیا۔ پھر حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے ذریعہ سے لنکا کیہ تک کا علاقہ فتح ہوا۔ اور وہاں مسلمان امن سے رہنے لگے۔ غرض یہ اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ جوں جوں اسلام ترقی کرتا گیا مسلمانوں کے لئے امن کی صورت پیدا ہوتی گئی اور

اسی طرح اب احمدیت ترقی کریگی۔ تو احمدیوں کی تعداد زیادہ ہوگی اور انکی روزمرہ کی تکلیف دور ہوجائیں گی۔ پس میرے لئے دعا تمہارے اپنے لئے بھی دعا ہے اور تمہارے بچوں کے لئے بھی دعا ہے کیونکہ اسکے ذریعہ تمہارے لئے بھی اور

خطبہ جمعہ

دوست تحریک جدید کے وعدے بھجوانے میں سستی سے کام نہ لیں اور پہلے سے بڑھ چڑھ کر وعدے لکھوائیں

جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ آنے والا سال ہمارے لئے ایک نہایت ہی اہم سال ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۳ر نومبر ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
قریباً ایک ماہ ہوا میں نے

تحریک جدید

کے چندہ کے لئے جماعت کے دوستوں کو تحریک کی تھی۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس سال وعدوں کی آمد اتنی نہیں۔ جتنی گزشتہ سال تھی۔ مثلاً گزشتہ سال تحریک جدید کے چندہ کے سارے وعدے تو چار لاکھ روپیہ کے تھے۔ لیکن آج کی تاریخ تک ایک لاکھ تینتیس ہزار کے وعدے آچکے تھے۔ اس کے مقابلہ میں اس سال آج کی تک ایک لاکھ تیرہ ہزار کے وعدے آئے ہیں۔ اس کے بعد خطبہ دیکھنے سے پہلے تک معلوم ہوا کہ اس سال ایک لاکھ ستانوے ہزار کے وعدے ہیں۔ جو گزشتہ سال ایک لاکھ چورانوے ہزار کے تھے گویا فرق بہت بڑھ گیا ہے۔ اور دفتر نے شکایت کی ہے۔ کہ

دفتر دوم والے

لوگ صحیح طور پر وعدے نہیں کر رہے۔ مثلاً میرا اعلان یہ تھا۔ کہ گو پانچ روپے دیکر بھی انسان اس میں شامل ہو سکتا ہے۔ مگر ماہوار آمدن کے بیس فیصدی تک چندہ دینا مناسب ہوگا۔ لیکن اس کے مقابل میں دفتر کی اطلاع یہ ہے۔ کہ سینکڑوں روپیہ ماہوار کمانے والے لوگ بھی پانچ پانچ روپے کا وعدہ کر کے اس دفتر میں شامل ہو رہے ہیں۔ جس کے برخلاف ایک باڈی گارڈ جس کی تنخواہ غالباً ۸۵ یا ۹۵ روپے ہے۔ اس نے ۱۰۲ کا وعدہ لکھوایا ہے۔ یہ بہت بڑا فرق ہے۔ دوستوں کو اخلاص بڑھانا چاہیئے اور کم سے کم اپنی

ماہوار آمدن

کی بیس فیصدی رقم وعدے میں لکھوانی چاہیئے۔ گو ابھی تحریک جدید کے وعدے آنے میں بہت سا وقت باقی ہے۔ لیکن پھر بھی چونکہ دفتر روزانہ وصول ہونے والے وعدوں کا پچھلے سال کی تاریخوں سے موازنہ کیا کرتا ہے تاکہ جماعت کی روز کی ترقی یا کمزوری کا پتہ لگتا رہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ دوست اپنے وعدے بھجوانے میں سستی سے

کام نہ لیں۔ جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ آنے والا سال ہمارے لئے

ایک نہایت ہی اہم سال

ہے۔ کیونکہ دشمن نے یہ پروپیگنڈا شروع کیا ہوا ہے۔ کہ اب جماعت احمدیہ میں بغاوت پیدا ہو گئی ہے۔ اور جماعت کے نوجوان خلیفہ وقت سے بیزاری کا اظہار کر رہے ہیں۔ اگرچہ یہ بالکل جھوٹ بات ہے۔ لیکن بہرحال اگر ایک چھوٹا بہانہ بھی مخالف کو مل جائے۔ تو وہ اس کو بھی بہت بڑھا دیا کرتا ہے۔ مثلاً ہم یہاں ربوہ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہمیں قطعاً

کسی منافقت کا علم نہیں

لیکن غیر احمدی اخباروں میں روزانہ چھپتا ہے کہ اتنے آدمی خلیفہ کے مخالف ہو گئے ہیں۔ جب عبد المنان امریکہ سے آیا ہے۔ تو صرف تین عیسائی بوڑھے اس کے استقبال کے لئے اسٹیشن پر آئے ہوئے تھے۔ یہ بوڑھے اس کے گھر کے پاس رہتے تھے اس لئے ان کے اس سے تعلقات تھے۔ چنانچہ وہ تینوں اس کے استقبال کے لئے اسٹیشن پر آ گئے۔ لیکن اخباروں میں تاریں چھپیں کہ عبد المنان کا ربوہ میں

عظیم الشان استقبال

ہوا۔ اور فضا نعروں سے گونج اٹھی حالانکہ بات یہ تھی۔ کہ اس کے ہمسایوں میں بھی کسی کو علم نہیں تھا۔ عبد المنان آیا ہے تو جب سال کے آخر میں چندے کی مقدار میں ایک پیسہ بھی کمی ہو۔ دشمن کو شور مچانے کا موقعہ ملے گا۔ اور وہ ثابت کرنے کی کوشش کرے گا۔ کہ اس نے جو کہا تھا کہ جماعت میں بغاوت پیدا ہو رہی ہے وہ ٹھیک ثابت ہوا ہے۔ لیکن بات وہی ٹھیک نکلے گی۔ جو میں نے قرآن کریم سے بیان کی تھی۔ کہ جب واقعی طور پر سچی جماعتوں میں سے کوئی شخص نکلتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں

میں اور بہت سے آدمی دے دیتا ہے۔ چنانچہ آج ہی مجھے پاکستان کے

ایک اہم شہر

سے چٹھی آئی ہے کہ وہاں بہت سے لوگوں کی توجہ احمدیت کی طرف پھر رہی ہے۔ اور تعلیم یافتہ طبقہ میں سے بھی کچھ لوگ احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ چنانچہ ایک بیعت تو مجھے آج ہی آئی ہے۔ اور دو تین بیعتیں میں پہلے بھی دفتر کو بھیج چکا ہوں۔ اور بہت سے لوگ احمدیت کے قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ پھر مجھے امریکہ کے قریب کے ایک علاقہ سے تار آئی ہے۔ کہ وہاں

دوسو آدمی

احمدیت میں داخل ہوئے ہیں گو ساتھ ہی یہ خبر بھی کہ مقابلہ بھی سخت کرنا پڑ رہا ہے۔ اور مخالفت شروع ہو گئی ہے۔ لیکن امریکہ جیسے علاقہ میں ایک ہی دن میں دوسو آدمیوں کا احمدیت میں داخل ہو جانا کوئی معمولی بات نہیں۔ اسی طرح اور کئی جگہوں سے اطلاعیں آ رہی ہیں۔ کہ وہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھے تعلیم یافتہ اور بڑے لوگ احمدیت کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ اس سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے۔ کہ میں نے جو کچھ کہا تھا کہ اگر تم سچے مومن ہو۔ اور نکلنے والا واقعی طور پر تمہارے نظام سے کسی دشمنی کی وجہ سے الگ ہوا ہے۔ تو

اللہ تعالیٰ کا وعدہ

ہے کہ وہ اس کی جگہ پر تمہیں ایک قوم دے دیگا وہ بالکل درست ہے۔ اب دیکھو جماعت سے نکلنے والے تو زیادہ سے زیادہ آٹھ نو آدمی تھے۔ لیکن ان کے نکلنے کے بعد کئی ہزار لوگ جماعت میں داخل ہوئے ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے امریکہ جیسے علاقہ میں ایک دن میں دوسو آدمی احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ اور وہاں کا دوسو آدمی ہمارے علاقہ کے بیس ہزار آدمیوں کے برابر ہے۔ کیونکہ ان کی آمدن ہمارے

ملک کے لحاظ سے بہت زیادہ ہے۔ اسی طرح بعض اور جگہوں سے بھی ایسی اطلاعات آ رہی ہیں جن سے پتہ لگتا ہے۔ کہ شاید تھوڑے ہی عرصہ میں

لاکھوں کی تعداد

میں لوگ احمدیت میں داخل ہو جائیں۔ پس بات تو وہی پوری ہو رہی ہے۔ جو قرآن کریم نے کہی ہے۔ اور جس کا ترجمہ کر کے میں نے آپ لوگوں کو سنایا تھا۔ لیکن ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ دشمن کو کوئی خوشی کا موقع نہ ملے۔ اور اپنی قربانیوں سے اللہ تعالیٰ کے فضل کو اور زیادہ کھینچتے رہیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ یات اللہ بقوم کی بجائے یاتت اللہ باقوام کر دے۔ اور ایک فرد کے بدلہ میں ایک ایک قوم کی بجائے کئی کئی اقوام کو ہماری طرف لے آئے۔ غرض یہ اللہ تعالیٰ کے

فضلوں کے دن

ہیں۔ اور ان کو وسیع کرنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کی کوششیں کرو۔ تا اللہ تعالیٰ تمہاری حقیر کوششوں کو قبول کر لے اور اپنے وسیع انعاموں کو وسیع تر کرتا جائے۔ یاد رکھو ہر شخص اپنی حیثیت کے مطابق ہی دیا کرتا ہے۔ تم غریب اور کمزور ہو۔ تم نے اپنی غربت اور کمزوری کے مطابق ہی قربانی کرنی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ واسع ہے۔ اور رزاق ہے۔ اس نے اپنے واسع ہونے اور رزاق ہونے کے لحاظ سے انعام دینا ہے۔ تم اگر اپنی غربت میں پانچ روپے دے سکتے ہو۔ اور چونکہ دیتے ہو۔ تو وہ اگر ایسے مواقع پر دس کروڑ دیا کرتا ہے۔ تو

دس ارب

دے دیگا۔ کیونکہ وہ واسع ہے اور رزاق ہے۔ تم غریب اور مسکین ہو۔ اگر غریب اور مسکین اپنی طاقت سے زیادہ دیتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کے لئے تو اپنی طاقت سے زائد دینے کا سوال ہی نہیں۔ وہ اپنے ادنیٰ سے ادنیٰ آدمی کو بھی اتنا دے سکتا ہے۔ جو دنیا کے بادشاہ اپنی انتہائی خوشنودی کے وقت بھی نہیں دیتے۔ پس خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے اور اس کی توجہ کو اپنی طرف رکھنے کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرو۔

پچھلے دنوں میں نے اپنے ایک خطبہ میں کہا تھا کہ ہندوستان میں جو کسی امریکن کتاب کا اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ اور اس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کی گئی ہے۔ اس کا مقابلہ کرنے کا اصل طریق یہ تھا کہ کتاب کا جواب دیا جاتا۔ اور خصوصاً امریکہ اور ہندوستان میں

شائع کیا جاتا۔ اس کا ایک حصہ تو تحقیقی جواب پر مشتمل ہوتا۔ اور ایک حصہ الزامی جواب پر مشتمل ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے جارے مبلغوں کو بہت موقعہ اور مدد دی ہوئی ہے۔ میرا وہ خطبہ چھپ تو دیر سے ہے۔ لیکن وہ کسی طرح امریکہ پہنچ گیا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کسی نے تار کے ذریعہ یا ہوائی ڈاک کے ذریعہ اطلاع دیدی۔ وہاں سے تار بھی آئی ہے۔ اور آج خط بھی آگیا ہے کہ ہم

اس کتاب کا جواب

لکھ رہے ہیں، جس میں سے عیسائیوں کا حصہ مکمل کیا جارہا ہے۔ چونکہ ہندو وہاں نہیں ہیں اس لئے اگر ان کو ہم جواب دیں۔ تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ میں نے کہا ہے کہ تم ہندوؤں کے لئے الگ کتاب لکھو۔ اور عیسائیوں کے لئے الگ لکھو۔ عیسائیوں کے لئے اس لئے لکھو۔ کہ کتاب کا اصل لکھنے والا امریکہ کا رہنے والا تھا۔ اور ہندوؤں کے لئے اس لئے کہ اس کا اردو میں ترجمہ کر کے شائع کرنے والا ہندو ہے۔ اور ضروری ہے کہ ہندوؤں میں اس کے پھیلے ہوئے زہر کا ازالہ کیا جائے۔ پس میں نے انہیں ہدایت دی ہے کہ تم ایک کتاب ایسی لکھو۔ جس کے ایک حصہ میں اسلام پر کئے جانے والے اعتراضات کا تحقیقی جواب ہو۔ اور دوسرے حصہ میں عیسائیت کے متعلق الزامی جواب ہو۔ اسی طرح ایک دوسری کتاب لکھو۔ جس کے ایک حصہ میں اعتراضات کے تحقیقی جوابات ہوں۔ اور دوسرے حصہ میں ہندو مذہب کو مخاطب کر کے ان کے الزامی جوابات ہوں۔ سو تار بھی آئی ہے۔ اور خط بھی آگیا ہے کہ کتاب لکھی جارہی ہے۔ جو عنقریب شائع ہو جائے گی۔ اور پھر اس کا ترجمہ اردو زبان میں کر دیا جائے گا۔ یہ جواب کا دیا دینے اور شور مچانے سے زیادہ مؤثر ہوگا۔ جب یہ جواب امریکہ میں شائع ہوگا۔ اور جب اس کا ترجمہ ہندوستان میں شائع ہوگا۔ تو عیسائیوں کو بھی پتہ لگ جائے گا۔ اور ہندوؤں کو بھی پتہ لگ جائے گا۔ کہ شیش محل میں بیٹھ کر پتھر مارنا بڑا نقصان دہ ہوتا ہے۔ دیکھو انگریزوں اور فرانسیسیوں نے سمجھا۔ کہ مصر ہم سے چھوٹا ہے۔ اس لئے وہ ہمارا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ چنانچہ انہوں نے اسرائیل سے مل کر

مصر پر حملہ

کر دیا۔ اپنے خیال میں تو انہوں نے یہ سمجھا تھا کہ مصر ہمارا مقابلہ کیسے کر سکتا ہے۔ لیکن ان کے حملہ کرنے کی وجہ سے امریکہ نے جو ان کا پرانا دوست ہے۔ ساتھ چھوڑ دیا۔ اور دوسری طرف روس نے کہا کہ اگر تم نے مصر سے اپنی فوجیں نہ نکالیں۔ تو ہم بھی اپنی فوجیں مصر میں داخل کر دیں گے۔ ادھر روس نے شام میں ہوائی جہازوں سے اپنی فوجیں اتارنی شروع کیں۔ اور ادھر انگریز بھاگنے شروع ہوئے۔ گویا ان کی مثال بالکل اس چور کی سی ہوئی۔ جو کسی گھر میں چوری کر رہا ہو۔ لیکن جب پولیس آئے۔ تو بھاگنا شروع کر دے۔ انگریز اور فرانسیسی بڑے غرور کے ساتھ مصر میں داخل ہوئے۔ اور امریکنوں کو انہوں نے دھمکی دی کہ ہم نے مصر میں بہرحال لڑنا ہے۔ ہمارے حقوق ہیں جن کی ہم نے حفاظت کرنی ہے۔ اس لئے ہم تمہاری بات نہیں مانیں گے۔ لیکن جونہی چند روسی جہاز شام میں اترے وہ وہاں سے بھاگنا شروع ہوئے۔ پھر ادھر امریکہ کی ہمدردی بھی جاتی رہی۔

پاکستان بھی مخالف ہوگیا

اور دوسرے اسلامی ممالک بھی مخالف ہو گئے۔ غرض ادھر روس کے چند جہاز اترے تو وہ فرانسیسی اور انگریز جو ڈھول بجاتے ہوئے مصر میں داخل ہوئے تھے۔ وہ نقارے بجاتے ہوئے وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے اور سارا رعب جو ان کا دنیا پر چھایا ہوا تھا مٹ گیا اور لوگوں نے سمجھ لیا کہ روس کے چند جہازوں سے انگریز اور فرانسیسی فوج کے حواس باختہ ہو جاتے ہیں۔ دراصل یہ انگریزوں اور فرانسیسیوں کی بڑی گہری چال تھی۔ کہ پہلے پولینڈ اور ہنگری میں فساد کرایا تاکہ روس وہاں مشغول ہو جائے۔ پھر اسرائیل کو مصر پر حملہ کا اشارہ کر دیا۔ اور پھر اس علاقے میں انگریزی اور فرانسیسی فوجیں اتار دیں۔ مصر نے عارضی طور پر یہ ذلت برداشت کر لی۔ کہ اپنی فوج کو واپس بلا لیا۔ لوگوں نے شور مچا دیا۔ کہ مصری فوج مقابلہ نہیں کر سکی۔ اور بھاگ گئی ہے لیکن دراصل

مصر کا یہ اقدام

اپنی فوج کو دشمن کے نرغہ سے بچانے کے لئے تھا۔ تاکہ پہلے سویز پر انگریزوں اور فرانسیسیوں سے لڑائی کرے۔ اور پھر اسرائیل سے نپٹے۔ لیکن ادھر روس نے اپنے چند ہوائی جہاز بھیجے۔ روس کے ان جہازوں کا اترنا تھا۔ کہ انگریز بھی بھاگ گئے۔ فرانسیسی بھی بھاگ گئے۔ اور اسرائیل بھی بھاگا۔ غرض جو لوگ بڑی شان اور غرور کے ساتھ مصر میں داخل ہوئے تھے۔ وہ کالے منہ والے بھگوڑوں کی شکل میں وہاں سے بھاگ گئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے تمام ارادوں کو ناکام کر دیا۔

اسی طرح اگر تم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو چاہو۔ تو تمہیں ایسی فتح نصیب ہوگی۔ کہ جیسے روسی جہازوں کے اترنے کی وجہ سے انگریز اسرائیل اور فرانسیسی مصر سے بھاگ گئے تھے اسی طرح پادری جو اسلام پر اعتراض کرتے ہیں۔ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھیں گے۔ اور کہیں گے۔ کہ خدا کے لئے ہمیں اس دفعہ معاف کر دو ہم آئندہ ایسی حرکت نہیں کریں گے۔ ایک دفعہ میرے پاس ایک انگریز آیا۔ اور اس نے کہا۔ میں آپ سے

اسلام کے متعلق کچھ باتیں

کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن شرط یہ ہے۔ کہ آپ کوئی الزامی جواب نہ دیں۔ میں نے کہا اگر تم اسلام پر حملہ نہیں کرو گے۔ تو میں بھی الزامی جواب نہیں دوں گا۔ لیکن جب باتیں شروع ہوئیں۔ تو تھوڑی دیر کے بعد ہی اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کرنا شروع کر دیا۔ میں نے بھی جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر حملہ کر دیا۔ اس پر اس کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ اور کہنے لگا۔ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف کوئی بات نہیں سن سکتا۔ میں نے کہا۔ دیکھو میرا تم سے وعدہ تھا۔ کہ اگر تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ نہیں کرو گے۔ تو میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر حملہ نہیں کروں گا۔ چنانچہ میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف کوئی بات نہیں کی۔ لیکن تم نے اپنے

وعدہ کی خلاف ورزی

کرتے ہوئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کیا ہے۔ اگر تم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے غیرت ہے۔ تو کیا میں ہی بے غیرت ہوں۔ کہ مجھے اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت پر حملہ دیکھ کر غیرت نہ آئے۔ اگر تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تائید میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک حملہ کرو گے۔ تو میں

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید

میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بیس حملے کروں گا۔ چنانچہ وہ اسی وقت اٹھ کھڑا ہوا۔ اور کہنے لگا۔ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کر سکتا۔ تو یہ لوگ اس وقت غراتے ہیں۔ جب تک ان کے سامنے تلوار نہیں اٹھائی جاتی۔ یعنی ان کے مذہب پر حملہ نہیں کیا جاتا۔ جب ان کے مذہب پر حملہ کیا جائے۔ اور اس کے پول کھولے جائیں۔ تو یہ لوگ مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور بھاگ جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے پادریوں کی مجالس نے حکم دیا ہوا ہے۔ کہ عیسائی مشنری احمدیوں سے بات نہ کیا کریں۔ کیونکہ احمدی الزامی جواب دیتے ہیں۔ اور ہمارے لئے مشکل پیش آجاتی ہے۔ گرمیوں میں جب میں مری تھا۔ تو وہاں پادری آئے۔ اور انہوں نے اسلام پر اعتراضات شروع کر دیئے۔ میرا ایک لڑکا ان سے بحث کے لئے چلا گیا۔ اور

ہمارا مبلغ

بھی وہاں پہنچ گیا۔ چند دن کی گفتگو کے بعد ہی پادریوں نے کہہ دیا۔ ہم آئندہ آپ سے کوئی بحث نہیں کریں گے غرض احمدیوں کے پہنچتے ہی انہیں چھٹی کا دودھ یاد آگیا پس انشاء اللہ تعالیٰ جب کتاب نکل آئے گی۔ تو پھر پتہ لگے گا۔ کہ اسلام کا حملہ صرف سویز میں ہی نہیں بلکہ

ہر ملک میں غالب

ہوتا ہے۔ اور عیسائیوں، پنڈتوں اور اسلام کے دوسرے دشمنوں کی مجال نہیں۔ کہ وہ اسلام پر حملہ کریں۔ اور پھر اس میں فتح حاصل کریں۔ اگر وہ اسلام پر حملہ کریں گے۔ تو ان کے گھر کے پول اپنے کھولے جائیں گے۔ کہ وہ اپنے گھروں میں گھس کر بیٹھ نہیں سکیں گے۔ بلکہ انہیں اپنے گھروں کے دروازے بند کرنے پڑیں گے۔ ان کی تمام بہادری رفو چکر ہو جائے گی۔ اور ان کی شان و شوکت ذلت اور رسوائی سے بدل جائے گی۔ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ کام بھی ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو جلد پورا ہو جائے گا۔ خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے

خوشیوں کے دن

مقدر کر رکھے ہیں۔ لیکن ان خوشیوں کے دنوں کو زیادہ قریب لانے کے لئے تمہیں زیادہ سے زیادہ قربانی کرنی چاہیئے۔ تاکہ جلد سے جلد ہماری فتح کے دن آئیں۔ اور دشمن روسیاہ ہو۔ اور اسلام کے مقابلہ میں وہ اس طرح دم دبا کے بھاگے جیسے گدھا شیر کے آگے بھاگتا ہے۔ اسلام شیر ہے۔ اور عیسائیت اور دوسرے مذاہب کی مثال گدھے کی سی ہے۔ جس طرح وہ شخص جو شیر پر حملہ کرتا ہے۔ وہ اپنی جان سے ہاتھ دھو لیتا ہے۔ اسی طرح جو مذہب اسلام پر حملہ کرے گا۔ اس پر

یاجوج ماجوج کی آخری جنگ

قرآن مجید کی واضح پیشگوئی

(۲)

از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ

یاجوج ماجوج کون ہیں ؟

اب سوال یہ ہے کہ یاجوج و ماجوج سے کون مراد ہیں ؟ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یاجوج و ماجوج کا ماخذ اجیج ہے۔ اجیج آگ کے شعلوں کو کہتے ہیں۔ امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں :-

" ویاجوج وماجوج منہ شبہوا بالنار المضطرمۃ والمیاہ المتموجۃ لکثرۃ اضطرابہم (المفردات)

کہ یاجوج و ماجوج کو یہ نام اسلئے دیا گیا کہ انہیں بھڑکتی ہوئی آگ اور موجیں مارنے والے پانیوں سے مشابہت ہے۔ کیونکہ وہ کثرت سے ادھر ادھر پھرینگے "

امام ملا علی قاری لکھتے ہیں :-

" یاجوج وماجوج ھما قبیلتان من ولد یافث بن نوح " (مرقاۃ)

کہ یافث بن نوح کی اولاد سے دو قبیلے یاجوج و ماجوج ہیں "۔

بائیبل سے یاجوج و ماجوج کے مقامات کا بھی پتہ لگتا ہے۔ لکھا ہے :-

" اے جوج ! روس اور مسک اور توبال کے سردار۔ اور میں تجھے پلٹ دوں گا۔ اور تجھے لئے پھروں گا۔ اور اب کروں گا کہ تو اُتر کی اطراف سے چڑھ آئے اور تجھے اسرائیل کے پہاڑوں پر لاؤں گا ۔۔۔۔۔ اور میں ماجوج پر اور ان پر جو جزیروں میں بے پروائی سے سکونت کرتے ہیں۔ ایک آگ بھیجوں گا۔ اور وہ جانیں گے کہ میں خداوند ہوں " (حزقیل ۳۹)

اس حوالہ سے ثابت ہے کہ یاجوج روسی ہیں اور ماجوج جزائر کے بسنے والے انگریز اور ان کی قوم کے منتشر گروہ امریکن وغیرہم ہیں۔ یہ قومیں آگ سے غیر معمولی کام لینے کی وجہ سے یاجوج و ماجوج ہیں اور اس لحاظ سے کہ ان کے پادری دنیا بھر میں حضرت مسیح کی الوہیت اور ابنیت کے عقیدہ کو پھیلاتے پھرتے ہیں وہ دجّال ہیں۔ قرآن مجید سے ظاہر ہے کہ ابن اللہ کا عقیدہ اللہ تعالےٰ کے شدید غضب کو بھڑکانے والا ہے۔ فرمایا:-

تکاد السموٰت یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدًّا ۝ ان دعوا للرحمٰن ولدًا ۝ (مریم ۹۰ - ۹۱)

کہ قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں یعنی دنیا پر کامل تباہی آجائے۔ کیونکہ ان لوگوں (عیسائیوں) نے خدا کے لئے بیٹا قرار دیا ہے۔ مسیح موعودؑ کی آمد اس صلیبی عقیدہ کو پاش پاش کرنے کے لئے مقدر تھی۔ اسی لئے فرمایا ہے کہ یاجوج ماجوج اور دجّال سے اس کا مقابلہ ہوگا۔ پہلے عیسائیت دلائل سے مغلوب ہوگی اور پھر ان کی مادی شان و شوکت جاتی رہے گی۔ جیسے پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔ پس یہ امر روز روشن کی طرح متعین ہوگیا۔ کہ یاجوج و ماجوج دو قومیں ہیں اور ان سے مراد روس اور انگریز ہیں۔

نہر سویز کے متعلق قرآنی پیشگوئی

نزول قرآن مجید کے وقت بحیرہ قلزم اور بحیرہ روم بالکل الگ تھے۔ اللہ تعالےٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے :-

خلق الانسان من صلصال کالفخار ۝ وخلق الجان من مارج من نار ۝ فبای اٰلاء ربکما تکذبان ۝ رب المشرقین ورب المغربین ۝ فبای اٰلاء ربکما تکذبان ۝ مرج البحرین یلتقیان ۝ بینھما برزخ لا یبغیان ۝ فبای اٰلاء ربکما تکذبان ۝ یخرج منھما اللؤلؤ والمرجان ۝

(الرحمٰن : ۱۴ - ۲۲)

ترجمہ۔ اللہ تعالےٰ نے انسان کو بجنے والی آواز دینے والی مٹی سے بنایا ہے اور جنوں کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا۔ تم دونوں اپنے رب کی کس نعمت کی وجہ سے تکذیب کرتے ہو۔ اللہ ہی دونوں مشرقوں کا رب ہے اور وہی دونوں مغربوں کا رب ہے۔ تم دونوں اپنے رب کی کس نعمت کیوجہ سے تکذیب کرتے ہو۔ اللہ ہی ان دونوں سمندروں کو چھوڑے گا تاکہ ایک دوسرے سے مل جائیں۔ ابھی تک ان کے درمیان خشکی کی روک ہے وہ ایک دوسرے پر زیادتی نہیں کر سکتے۔ تم اپنے رب کی کس نعمت کیوجہ سے تکذیب کرتے ہو۔ ان دونوں سمندروں میں سے موتی اور مونگا نکلتے ہیں "

ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے عربوں کے لئے ان دو معروف سمندروں کا ذکر فرمایا ہے جن میں سے موتی اور مونگا نکلتا تھا۔ یہ سمندر بحیرہ قلزم اور بحیرہ روم تھے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اس وقت تو ان کے درمیان خشکی کی روک ہے۔ مگر وقت آتا ہے جب یہ دونوں سمندر آزادانہ طور پر مل جائیں گے۔

کتنی صاف اور واضح طور پر پیشگوئی ہے اور کس طرح قریبًا ایک ہزار سال بعد اس کا کامل ظہور نہر سویز کے بننے سے ہوا۔ جبکہ بحیرہ روم اور بحیرہ قلزم کو ملا دیا گیا۔ اور اس ملانے میں کافی حد تک یاجوج و ماجوج کا دخل تھا۔

یہودیوں کا فلسطین میں اجتماع

یہودی قوم اپنے اعمال کی وجہ سے فلسطین سے منتشر ہوگئی اور جیسا کہ بائیبل سے ثابت ہے یہ لوگ دور دراز علاقوں میں پھیلا دیئے گئے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

وقلنا من بعدہ لبنی اسرائیل اسکنوا الارض فاذا جاء وعد الاخرۃ جئنا بکم لفیفًا ۝

(اسراء : ۱۰۴)

کہ موسوی زمانہ کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا کہ تم زمین کے مختلف حصوں میں رہائش اختیار کرو۔ جب دوسرا وعدہ یا آخری زمانہ کا وعدہ آئے گا تو ہم تمہیں اکٹھا کر دیں گے۔

بائیبل میں بھی ایسے اشارے موجود ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں یہود کا متفرق ممالک سے لاکر فلسطین میں جمع کر دیا جانا ایک تقدیر الٰہی ہے۔ ان کا یہ اجتماع ان کے لئے آخری امتحان کے طور پر ہے۔ اور یہ درحقیقت موعودِ کُل ادیان کے ظہور کے لئے بطور علامت ہے۔ اللہ تعالےٰ نے سورۃ الانبیاء میں یاجوج و ماجوج کے خروج کے ذکر پر بھی فرمایا ہے۔ و اقترب الوعد الحق۔ اور اس جگہ یہود کے اجتماع کے سلسلہ میں فرمایا ہے فاذا جاء وعد الاخرۃ جئنا بکم لفیفًا ۝ پس معلوم ہوا کہ الوعد الحق اور وعد الاخرۃ ایک ہی چیز ہے۔ جس طرح آخری زمانہ میں یاجوج و

وہ اسلام شیر کی طرح حملہ کرے گا۔ اور وہ گدھوں کی طرح بھاگ جائے گا۔ شیر کی یہ عادت ہے۔ کہ وہ خود حملہ نہیں کرتا۔ مشہور ہے کہ شیر کے سامنے کوئی آدمی آجائے۔ اور وہ لیٹ جائے تو شیر آگے گذر جاتا ہے۔ اور اسے کچھ نہیں کہتا۔

اسلام کی مثال

بھی ایسی ہی ہے۔ وہ اپنے دشمن کو دیکھتا ہے تو خاموشی سے آگے گذر جاتا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ میں طاقتور ہوں۔ مجھے غریب پر حملہ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ مگر جب دوسرا فریق باوجود کمزور ہونے کے حملہ پر آمادہ ہو تو پھر شیر ایک ہی دفعہ ایسا نعرہ لگاتا ہے۔ کہ دشمن کے حواس باختہ ہو جاتے ہیں۔ پس فتح کے دن کو جلد لانے کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرو خدا کرے وہ دن جلد آجائیں۔ اور فتح اور بامرادی تمہارے حصہ میں ہو۔ اور ناکامی اور نامرادی تمہارے دشمن کے حصہ میں ہو۔

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا:-

میں نماز جمعہ کے بعد دو جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ تو بابو شمس الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور کی والدہ کا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ والدہ فوت ہو گئی ہیں۔ ان کے لئے دعائے مغفرت اور جنازہ پڑھانے کی درخواست ہے۔

دوسرا جنازہ راجہ غلام حیدر صاحب بھکہ ضلع سرگودھا کا ہے۔ بھکہ کی جماعت بڑی پرانی جماعت ہے۔ اور راجہ غلام حیدر صاحب بڑے مخلص احمدی تھے۔ میں انہیں ذاتی طور پر بھی جانتا ہوں۔ بڑے تبلیغ کرنے والے تھے۔ ان کا لڑکا بھی بڑا جوشیلا ہے۔ مولوی فاضل ہے۔ اور آج کل ملتان میں کام کرتا ہے۔ پہلے یہ رسالہ اخبار المصلح کراچی کا نائب ایڈیٹر ہوتا تھا۔

یہ دونوں جنازے میں پڑھاؤں گا۔ دوست دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ ان کی مغفرت فرمائے اور انہیں ترقی مدارج بخشے ❖

ماجوج کا خروج مقدر ہے۔ اسی طرح فلسطین میں یہود کا اجتماع مقدر ہے۔ اور ان دونوں کا باہم ایک تعلق ہے۔ نیز یہ دونوں امور اس بات کی علامت ہیں کہ آخری وعدہ ظاہر ہوچکا ہے۔ اور قرآنی موعود مبعوث ہوگیا ہے۔

یاجوج وماجوج کی آخری جنگ کا مرکز

آسمانی نوشتوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یاجوج وماجوج کی باہم ایک ہولناک جنگ ہوگی۔ اور جس اسلحہ کے دبدبہ سے انہوں نے سارے ممالک کو مرعوب کر رکھا تھا۔ وہ خود ان کا شکار ہو جائیں گے۔ اور ان کی جنگی تیاریاں ایک دوسرے کے خلاف استعمال ہوں گی

یاجوج وماجوج پر آسمانی حجت کے پورا ہو جانے کے بعد ایسے سامان ہوں گے۔ کہ وہ باہم لڑیں گے۔ اور یہ لڑائی درحقیقت تو دونوں کی تباہی کا موجب ہوگی۔ مگر ان میں سے غالب فریق بھی بعد ازاں آسمانی عذابوں کا شکار ہوجائے گا۔ اور یہ سب کچھ اسی صورت میں ہوگا جب یہ قومیں حق یعنی دین اسلام کو قبول کرنے سے انکار پر مصر رہینگی

یاجوج وماجوج کی یہ جنگ کس علاقہ میں ہوگی۔ اور کونسی سرزمین اس کا مرکز ہوگی۔ اور آیا نہر سویز سے اس کا کوئی تعلق ہوگا؟ اس سوال کے جواب کے لئے مندرجہ ذیل حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:۔

(۱) "اے آدم زاد! جوج کے خلاف نبوت کر اور بول کہ خداوند یہوواہ یوں کہتا ہے۔ کہ دیکھ میں تیرا مخالف ہوں۔ اے جوج روس اور مسک اور توبال کے سردار۔ میں تجھے پلٹ دوں گا۔ اور تجھے لئے پھروں گا کہ تو اُتر کی اطراف سے چڑھ آئے اور تجھے اسرائیل کے پہاڑوں پر لاؤں گا۔ اور تیری کمان جو تیرے ہاتھ میں ہے گرا دوں گا۔" (حزقیل ۳۹؍۱-۲)

(۲) "اور آخرت کے وقت میں جنوب کا بادشاہ اس پر ریلے گا اور شاہِ شمال رتھ اور سوار اور بہت جہاز لے کر گردباد کی مانند اس پر چڑھ آئے گا۔ اور ان سرزمین* جلیل میں بھی داخل ہوگا اور بہت گرائے جائیں گے مگر ادوم اور موآب اور بنی عمون کے خاص لوگ اس کے ہاتھ سے بچیں گے۔ اور وہ اپنا ہاتھ ملکوں پر چلائے گا اور

* سرزمین میں داخل ہوگا اور [illegible] اور گرادیگا اور

ملک مصر بھی رہائی نہ پائے گا۔ پر وہ سونے چاندی کے خزانوں اور مصر کی ساری نفیس چیزوں پر قابض ہوگا اور لوبی اور کوشی اس کی پیروی کریں گے۔ لیکن پورب کی اور اُتر کی اطراف سے افواہیں اسے حیران کریں گی۔ اس لئے وہ بڑے غضب سے نکلے گا کہ بہتوں کو نیست ونابود کرے اور وہ شان دار مقدس پہاڑ پر اپنی کھال بارگی کو سمندروں کے درمیان برپا کرے گا۔ پر وہ اپنی اجل کو پہنچیں گے اور اس کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔" (دانیال باب ۱۱ ؍۴۰-۴۵)

(۳) قرآن مجید کی سورۃ الرحمٰن میں ان آیات کے بعد جو ہم اوپر نہر سویز کی پیشگوئی کے سلسلہ میں درج کر آئے ہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

سنفرغ لکم ایّھا الثقلان ○ فبایّ اٰلاء ربکما تکذّبان ○ یامعشر الجنّ والانس ان استطعتم ان تنفذوا ¹ لا تنفذون الّا بسلطان ○ فبایّ اٰلاء ربکما تکذّبان ○ یرسل علیکما شواظٌ من نارٍ ونحاسٌ فلا تنتصران ○ فبایّ اٰلاء ربکما تکذّبان ○

(سورۃ الرحمٰن: ۳۱-۳۶)

¹ تنفذوا من اقطار السموات والارض فانفذوا

ترجمہ:۔ اے جن والنس یا اے یاجوج وماجوج دنیا کی دو بوجھل یعنی بڑی طاقتو! ہم عنقریب تمہارے لئے فارغ ہوں گے۔ تم اپنے رب کی کس نعمت کی وجہ سے تکذیب کرتے ہو۔ اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! اگر تم آسمانوں اور زمین کے حدود سے تجاوز کر سکتے ہو تو ایسا کرکے دکھاؤ۔ یاد رکھو کہ تم ہمارے غلبہ سے باہر نہیں جا سکتے۔ تم اپنے رب کی کس نعمت کی وجہ سے تکذیب کرتے ہو۔ تم پر آگ کے شعلے اور پیتل برسایا جائے گا۔ اور تم ایک دوسرے کی مدد نہ کرسکو گے۔ تم اپنے رب کی کس نعمت کی وجہ سے تکذیب کرتے ہو۔"

ان آیات پر تدبر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یاجوج وماجوج کا نہر سویز سے تعلق ہے۔ اور ان کی بڑی جنگ میں اس کا دخل ہے۔ دونوں قومیں اپنے اپنے اقتدار اور اپنے اثر ورسوخ کو بڑھانے کے درپے ہونگی۔ اور ایک دوسری پر غالب آنیکی کوشش کریں گی۔ اسی دوران میں شعلہ باری اور شدید بمباری ان کی تباہی کا موجب بن جائے گی۔ اور اگر یہ اپنی روش نہ بدلیں گی۔ تو خدا کے قہر کا نشانہ بن جائینگی۔

(۴) احادیث نبویہ میں بھی یہ صراحت موجود ہے کہ یاجوج وماجوج کا خروج شام اور فلسطین کے علاقہ پر ہوگا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"اوحی اللّٰہ الی عیسٰی انی قد اخرجت عبادًا لی لا یدان لاحدٍ بقتالھم فحرّز عبادی الی الطور ویبعث اللّٰہ یاجوج وماجوج وھم من کل حدبٍ ینسلون فیمرّ اوائلھم علٰی بحیرۃ طبریۃ فیشربون ما فیھا ویمرّ اٰخرھم فیقول لقد کان بھٰذہ مرّۃً ماءٌ ثم یسیرون حتّٰی ینتھوا الٰی جبل الخمر وھو جبل بیت المقدس۔" (مشکوٰۃ صلکہ)

کہ اللہ تعالےٰ نے مسیح موعودؑ پر وحی کرے گا کہ میں نے ایسے لوگ پیدا کر دیئے ہیں جن سے جنگ کرنے کی کسی کو طاقت نہیں تو میرے بندوں کو طور کی پناہ میں لے جا۔ اللہ تعالےٰ یاجوج وماجوج کو پیدا کرے گا اور وہ ہر بلندی پر دوڑتے ہوئے غالب آجائینگے۔ ان کا پہلا حصہ بحیرہ طبریہ پر گزرے گا اس کا پانی پی لیں گے۔ انکا آخری حصہ کہے گا کہ یہاں پر پانی ہوا کرتا تھا۔ یہ چلتے چلتے بیت المقدس کے پہاڑ جبل الخمر تک پہنچ جائیں گے۔

یہ لمبی حدیث کا ایک حصہ ہے۔ حدیث استعارات سے پُر ہے۔ مگر اس سے یہ بات بالبداہت ثابت ہے۔ کہ یاجوج وماجوج کی آخری آویزش کے لئے ان کا تعلق شام و فلسطین سے ہوگا۔

(۵) دجال کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔ تصرف الملائکۃ وجھہٗ قبل الشام وھنالک یھلک۔ کہ فرشتے اس کا رُخ ملک شام کی طرف پھیریں گے۔ اور وہ وہاں پر ہلاک ہوجائے گا۔

ان حوالہ جات پر غور کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ یاجوج وماجوج کا معرکہ شام، فلسطین اور مصر کے ممالک سے تعلق رکھتا ہے۔ اور انہی سرزمینوں سے ایک ہولناک جنگ کا آغاز ہوگا سلسلہ احمدیہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی کو مخاطب کرکے نہایت واضح الفاظ میں فرمایا تھا:۔

"دنیا میں ایک حشر برپا ہوگا۔ وہ اول الحشر ہوگا اور تمام بادشاہ آپس میں ایک دوسرے پر چڑھائی کرینگے اور ایسا کشت وخون ہوگا کہ زمین خون سے بھر جائیگی اور ہر ایک بادشاہ کی رعایا بھی آپس میں خوفناک لڑائی کرے گی۔ ایک عالمگیر تباہی آویگی۔ اور ان تمام واقعات کا مرکز ملک شام ہوگا۔ صاحبزادہ صاحب! اس وقت میرا لڑکا موعود ہوگا۔ خدا نے اس کے ساتھ ان حالات کو مقدر کر رکھا ہے۔ ان واقعات کے بعد ہمارے سلسلہ کو ترقی ہوگی۔ اور سلاطین ہمارے سلسلہ میں داخل ہونگے تم اس موعود کو پہچان لینا۔ یہ ایک بہت بڑا نشان پسر موعود کی شناخت کا ہے۔"

(رسالہ تذکرۃ المہدی حصہ دوم ص۳ مطبوعہ ۱۹۲۱ء)

یہود اور مسلمانوں کی جنگ

یہ ایک حقیقت ہے کہ پیشگوئیوں میں ایک پہلو اخفاء کا ضرور ہوتا ہے تا ایمان بالغیب قائم رہے۔ لیکن یاجوج وماجوج کے اس آخری معرکے بارہ میں آسمانی نوشتوں میں بہت صراحت موجود ہے۔

ہم بیان کر چکے ہیں کہ قرآن وبائیبل کے رُو سے آخری زمانہ میں یہود کا فلسطین میں جمع ہونا الٰہی تقدیر ہے ہم بتا چکے ہیں کہ روس اپنے لشکروں سمیت "اسرائیل کے پہاڑوں" میں آئے گا اور مصر تک اس کا نفوذ ہوگا۔ ہم ذکر کر چکے ہیں کہ نہر سویز کے سلسلہ میں یاجوج وماجوج کی ایک ہولناک جنگ ہوگی۔ یہ بھی اشارات موجود ہیں کہ ایک عارضی وقت تک دجالی طاقتوں کو غلبہ ہوگا۔ یاجوج وماجوج یعنی روس اور انگریزوں کے جنگ میں یاجوج کے آخری طور پر تباہ ہوجانیکی بھی خبر موجود ہے۔ اس وقت ماجوج یعنی انگریز قوم یہود سمیت قبلۂ حق یعنی اسلام کے خلاف ایک آخری فیصلہ کن جنگ یا معرکہ کیلئے میدان میں آجائیں گے۔ اسی موقعہ کے متعلق حدیث نبوی میں وارد ہوا ہے:۔

یتبع الدجال من یھود اصبھان سبعون الفًا علیھم الطیالسۃ
(رواہ مسلم مشکوٰۃ المصابیح ص۴۷۵)

کہ ستر ہزار جبّہ پوش یہودی دجال کے ساتھ ساتھ ہوں گے۔"

یہ جنگ جس شکل میں بھی ہو سچے مسلمانوں اور یہود کے درمیان ہوگی اور یہود اس موقعہ پر دجال یا یاجوج ماجوج کا آلۂ کار ہوں گے۔

حقیقی مسلمانوں کے آخری غلبہ کی پیشگوئی

اس معرکہ کا انجام کیا ہوگا اس کے لئے بھی بائیبل اور قرآن مجید اور احادیث میں پیشگوئی موجود ہے بائیبل میں لکھا ہے:۔

" میں ماجوج پر اور اُن پر جو جزیروں میں رہائش (باقی صفحہ ۱۱ پر)

اسرائیل یہودیوں کی نوزائیدہ مملکت

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

وہ فلسطینی عرب بھی کتنے کم اندیش تھے جو یہودی سکوں کی جھنکار کی تاب نہ لا سکے اور ادھر یہودی سرمایہ داروں نے اپنی تجوری کی چمک دکھائی۔ اور ادھر وہ اپنا حق ملکیت فروخت کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ دنیا میں انقلابات آئے۔ اہل دول کی مصلحتیں اکٹھی ہوئیں۔ اور ۱۴ مئی ۱۹۴۸ء کو سرزمین فلسطین یہودیوں کی مملکت بن گئی۔

یہودیوں کی ذہنیت قرآن کریم جس نے نہایت محققانہ طریق پر قوموں کی نفسیات کا تجربہ کیا ہے۔ وہ جا بجا یہودیوں کے تذکرہ میں ان کی زرپرستی۔ کفران نعمت اور عہد شکنی کو اجاگر کر کے دکھاتا ہے

۱۷۸۹ء میں جب امریکہ کا دستور وضع ہوا۔ تو اس وقت صدر فرینکلین نے بھی اہل امریکہ کو یہودی خطرہ سے آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہودیوں کی ذہنیت ہر قوم کے لئے خطرناک ثابت ہوئی ہے۔ چنانچہ گذشتہ دو صدیوں میں اہل یورپ کو یہ تلخ تجربہ ہوا۔ کہ چند یہودی سرمایہ داروں نے ملک کی اقتصادیات پر اس طرح قبضہ کر لیا کہ عوام کی دولت سمٹ سمٹ کر یہودی دستکاروں کے خزانہ میں جمع ہو گئی۔ قوم کے قوائے عمل مفلوج ہو گئے۔ اور حکومتیں اپنے تعمیری پروگراموں میں رکاوٹ محسوس کرنے لگیں۔

یہودیوں کی سرمایہ دارانہ ذہنیت کا نتیجہ یہودیوں نے اسی سرمایہ دارانہ ذہنیت کا نتیجہ یہ ہوا کہ یورپ کے اکثر خطوں میں ان کے خلاف نفرت کے جذبات موجزن ہو گئے۔ حتی کہ حکومتیں ان کو معزز شہریوں کے حقوق دینے میں بھی تامل کرنے لگیں۔ روس و جرمنی میں تو باقاعدہ یہودیوں کے خلاف مہم جاری کی گئی۔ اس طرح جب انکے اعمال نے دنیا کی زمین ان پر تنگ کر دی۔ تو اب انہیں اپنا گھر بنانے کی فکر ہوئی۔ تحریک صیہونیت اسی فکر و کشمکش کا نتیجہ ہے۔

تحریک صیہونیت انیسویں صدی میں آسٹریا کے ایک باشندہ ہرزل نے یہ تحریک چلائی۔ انہوں نے اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے یہ پروپیگنڈا کرنا شروع کیا کہ ساری دنیا کے یہودی ایک ہی نسل و خون سے تعلق رکھتے ہیں۔ جسے گردش دوران نے مختلف علاقوں میں منتشر کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ فلسطین ہمارا آبائی وطن ہے۔ اور ہماری مذہبی نوشتوں کے مطابق وہی ہماری ارض موعود ہے۔ جو ہمیں انبیاء کی دعاؤں اور خدا کی رحمت کے نتیجہ میں ملنے والی ہے۔ اس تلقین و ترغیب کے ساتھ انہوں نے تحریک صیہونیت چلائی اور مختلف حیلوں بہانوں سے فلسطین میں آباد ہونے کی کوشش کی۔

نپولین سے ساز باز نپولین بوناپارٹ نے جب مشرق وسطیٰ کا رخ کیا۔ تو اس وقت بھی یہودیوں نے اس شرط پر ان کے سامنے اپنی خدمات پیش کیں کہ انہیں فلسطین میں آباد کر دیا جائے۔ چنانچہ نپولین کے سرکاری اخبار نے ۲۰ اپریل ۱۷۹۹ء میں ایشیا اور افریقہ کے یہودیوں کے نام پر اعلان کیا کہ وہ نپولین کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو کر فلسطین پہنچیں۔ مگر یہودیوں کا یہ خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا۔ نپولین کو عکا میں شکست ہو گئی۔

محمد علی پاشا اور سلطان عبد الحمید ثانی اس کے بعد ۱۸۳۶ء میں یہودیوں کے مشہور لیڈر مورسے نے محمد علی پاشا والی مصر و فلسطین سے ملاقات کی۔ اور فلسطین میں یہودی کالونی بنانے کی اجازت چاہی۔ مگر محمد علی پاشا راضی نہ ہوئے۔ پھر جب سلطان عبد الحمید ثانی کا زمانہ آیا تو ان سے بھی یہودی لیڈروں نے فلسطین میں ایک زراعتی کالونی بنانے کی اجازت چاہی۔ مگر سلطان نے انکار کر دیا۔ لیکن پہلی جنگ عظیم کے انگریزوں کی رسی تھام کر یہود فلسطین میں داخل ہوئے۔ اور قرآن کریم کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ الا بحبل من اللّٰہ وحبل من الناس۔

عربوں کی اراضی پر قبضہ فلسطین میں جب یورپ سے نکالے ہوئے یہودی داخل ہوئے۔ تو وہاں بھی ان کی وہی سرمایہ دارانہ ذہنیت بروئے کار آئی۔ اور بڑی سرعت سے وہاں کی اقتصادیات پر چھاپہ مارنا شروع کیا۔ غریب جو غریب اور سادہ لوح تھے۔ ان کے دام فریب میں آگئے۔ انہوں نے چند روپلی سکوں کی لالچ میں اپنی اراضی اور ملکیتیں فروخت کرنی شروع کیں۔ اس طرح فلسطین کا ایک بڑا رقبہ یہودیوں کے قبضہ میں چلا گیا۔ عربوں کو اپنی اس غلطی کا اس وقت احساس ہوا۔ جب فلسطین میں یہودیوں کے قدم جم چکے تھے۔

دوسری جنگ عظیم دوسری جنگ عظیم میں یہودیوں نے ایک سوچے سمجھے ہوئے منصوبے اور ارادے کے ساتھ اتحادیوں کی مالی و جانی امداد کی۔ یہودی بینکروں نے اپنا خزانہ برطانیہ و امریکہ کے سامنے پیش کرنے کے علاوہ بیس ہزار یہودیوں کی ایک بٹالین بھی پیش کی۔ جو میدان جنگ میں محوریوں کے خلاف لڑائی میں حصہ لیتی رہی۔ اس وقت بھی مغربی ایشیاء کی فوجوں کے کمانڈر نے مسٹر چرچل کو اس یہودی بٹالین کے خطرہ سے آگاہ کیا تھا۔ مگر ان دنوں چرچل ہٹلر کے مقابل ہر قسم کے خطرات قبول کرنے پر تیار تھے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد تحریک صیہونیت بڑے زور سے چلی۔ اور ۱۴ مئی ۱۹۴۸ء کو فلسطین میں یہودیوں کے حاکمانہ اقتدار تسلیم کر لئے گئے۔ اور فلسطین کی ساڑھے پانچ ہزار مربع میل میں یہودی حکومت قائم کر دی گئی۔

مردم شماری آخری مردم شماری کے مطابق اس وقت مملکت اسرائیل کی آبادی سوا لاکھ افراد پر مشتمل ہے۔ ان میں ایک لاکھ ستائیس ہزار عرب اور اکتالیس ہزار عیسائی ہیں۔

مملکت اسرائیل اپنی اس تعداد پر قانع نہیں۔ اس لئے حکومت کی طرف سے ہمیشہ ساری دنیا کے یہودیوں کو فلسطین میں بسنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ اور افزائش نسل کے لئے ازدواجی رشتہ غیر ضروری خیال کیا گیا ہے۔ مرد و عورت کے ناجائز تعلقات کی حوصلہ افزائی کے لئے بڑے بڑے سول اور فوجی ادارے کھولے گئے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں جو بچے پیدا ہوتے ہیں انہیں "قوم کے بچے" کا معزز خطاب دیا جاتا ہے۔

وحدت قومی کی اصلیت اگرچہ صیہونی تحریک کے بانی نے ساری دنیا کے یہودیوں کو ایک ہی نسل و خون کا قرار دیا تھا۔ مگر سائنسی تحقیقات اور مشاہدات سے یہ دعوے غلط ثابت ہوتا ہے۔ نسل و خون کے محققوں نے ثابت کر دیا ہے کہ یورپ کے یہودیوں کا فلسطینی یہودیوں سے نسل و خون کا کوئی تعلق نہیں۔ یورپین یہودی نسل و خون کے اعتبار سے یورپین ہیں اس لئے ان کا اصل وطن یورپ ہے نہ فلسطین۔

طبقاتی جنگ اندرونی طور پر مملکت اسرائیل میں سخت طبقاتی جنگ پائی جاتی ہے۔ فلسطین کے اصل یہود اپنے کو برتر سمجھتے ہیں۔ اور یورپین یہودی اب باہر سے آنے والے یہودیوں کو حقیر و کمتر خیال کرتے ہیں۔ سیاسی طور پر بھی پوری قوم ایک پلیٹ فارم پر جمع نہیں۔ اس چھوٹی سی مملکت میں پندرہ سیاسی پارٹیاں ہیں۔

عرب اقلیت عرب اقلیت کے ساتھ ان کا سلوک نہایت ظالمانہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہٹلر کے مظالم کا عربوں سے انتقام لینا چاہتے ہیں معمولی معمولی بہانوں سے ان کی زمین بحق سرکار ضبط کر لی جاتی ہے بعض جگہ عرب بستیوں کے محلہ کے چاروں طرف خار دار تار لگا دیئے گئے ہیں۔ اور انہیں حکومت کی اجازت کے بغیر آمد و رفت کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ مساجد و مدارس میں سکول کھول دیئے گئے ہیں۔ اور عربی زبان کو کاروبار مملکت سے خارج کر دیا گیا ہے۔

ذرائع آمد یہودی مملکت کی آمد کے تین ذرائع ہیں۔ حکومت امریکہ کی امداد۔ قومی چندہ اور قومی آمدنی۔ قومی چندہ کا مرکز امریکہ ہے۔ امریکہ ساری دنیا کے یہودی چندہ دیتے ہیں۔ یہ رقم سالانہ اربوں ڈالر تک پہنچ جاتی ہے۔ عموماً اسرائیل امریکہ سے جو اسلحہ جات خریدتا ہے۔ اس کی قیمت اسی چندہ کی مد سے امریکہ کو ادا کر دی جاتی ہے۔

اسرائیل کی سرحدیں اسرائیل کی حکومت سے مصر۔ شام اور اردن کی سرحدیں ملتی ہیں۔ ان میں اردن نہایت ہی چھوٹا ملک ہے۔ اور اس کی آمدنی اتنی محدود ہے کہ اسے اپنا سالانہ بجٹ پورا کرنے کے لئے برطانیہ سے چار کروڑ سٹرلنگ امداد لینی پڑتی ہے۔ اردن میں قابل ذکر بندرگاہ عقبہ ہے۔ یہاں برطانیہ کا ایک ہوائی اڈہ بھی ہے۔ اردن کو ہمیشہ اسرائیل کا خوف رہتا ہے۔ اردن کو جو دریا سیراب کرتا وہ بھی اسرائیل کی سرزمین سے آتا ہے۔ اب مملکت اسرائیل نے اس پر بند باندھنے کی سکیم بنائی ہے۔ اگر یہ سکیم کامیاب ہو گئی۔ تو عرب کے وہ سارے علاقے خشک ہو جائیں گے۔ جن کو ابھی یہ پانی سیراب کرتا ہے۔ اور ان کی سیرابی کی کنجی اسرائیل کے ہاتھ میں چلی جائے گی۔ یہ ایک بڑا خطرہ جس سے عرب ممالک پریشان ہیں۔

ملک شام یہ ملک اردن سے بڑا ہے۔ مگر اس کی مالیات کا بھی زیادہ انحصار تیل کے چشمے پر ہے۔ اس جنگ مصر و برطانیہ کے دوران جب شام کی پائپ لائنیں تباہ کر دی گئیں تو اس کی اقتصادیات پر زبردست

اٹھ پڑا ہے۔

مصر مصر براعظم افریقہ کے شمال مشرق میں واقع ہے۔ اس کا مشرقی حصہ جو صحرائے سینا کہلاتا ہے۔ اسرائیل کی سرحد سے ملا ہوا ہے۔ ۲۷ر اکتوبر کو اسرائیل نے اسی راستہ سے مصر پر حملہ کیا۔ مصر کا یہ علاقہ ریگزار ہے۔ مگر جنگی اہمیت رکھتا ہے۔ مصر پر اکثر بیرونی طاقتوں نے اسی راستہ سے حملہ کیا ہے۔ پہلی جنگ عظیم میں بھی ترکوں نے اسی راستہ سے مصر کی طرف پیش قدمی کی تھی۔ یہ علاقہ سطح سمندر سے تین سو فٹ بلند ہے۔ کہتے ہیں کہ کوہ طور اسی کے جنوب میں واقع ہے۔ صحرائے سینا کے مغربی جانب نہر سویز ہے اور خلیج سوئز ہے۔

مصر کا مجموعی رقبہ تین لاکھ چھیاسی ہزار ایک سو آٹھ میل ہے۔ اور اس کی آبادی دو کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ ۹۱ فی صدی مسلمان ہیں۔ پھر عیسائیوں کا نمبر آتا ہے عالم اسلام میں مصر ہی ایک ایسا ملک ہے جس نے اسلامی کلچر کو اس طرح اپنایا کہ اس کی قومی زبان بھی عربی ہوگئی۔ اور آج ہم بجا طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ مصر اسلام کے ایک بڑے کلچر کا حامل ہے۔

اسرائیل و مصر کے جغرافیہ آبادی اور اقتصادیات کا مقابلہ کرنے کے بعد یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ اسرائیل مصر کے مقابلہ میں ایک لاشہ بے جان سے زیادہ نہ تھا۔ مگر یہ مغربی طاقتوں کی کرشمہ سازی ہے کہ اس نے مردہ پیکر میں زندگی کی حرارت پھونک دی اور وہ مصر کے لئے ایک مستقل عذاب بنا ہوا ہے۔

عرب اور یہود کی اقتصادی حالت اسرائیل میں زراعت کے لئے زمین نہیں۔ اس لئے وہ کبھی اردن کبھی شام اور کبھی صحرائے سینا کی طرف پیر پھیلاتا ہے۔ لیکن پھر بھی ایک آسودہ حال ملک ہے۔ وہ خود سرمایہ دار ہے۔ اور اس کو دنیا بھر کے یہودی سرمایہ داروں کی امداد حاصل ہے۔ اس کے مقابل عرب مفلس محتاج ہیں۔ البتہ جب سے تیل کے چشمے دریافت ہوئے ہیں۔ ان کی حالت ذرا سنبھل گئی ہے لیکن یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس جنگ کے باعث جس طرح تیل کے چشمے متاثر ہوئے ہیں۔ اگر یہ حالت دیر تک قائم رہی تو ممالک عربیہ میں بے اطمینانی کی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔ عراق جہاں تیل کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ ان کو اس وقت آٹھ کروڑ روپے سالانہ کی رفتار سے نقصان ہو رہا ہے۔ اور دس لاکھ انسان بے روزگار ہو گئے ہیں اسی طرح سعودی عرب کو چار لاکھ ڈالر روزانہ کے حساب سے نقصان ہو رہا ہے۔ اس ضمن میں ایران کو بھی دیکھ لینا چاہیئے۔ پہلے ایران میں دس لاکھ پیپے روزانہ بھرے جاتے تھے۔ لیکن اس وقت صرف ایک لاکھ پیپے بھرے جاتے ہیں۔

اس سے ممالک عربیہ کے مالی بحران کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اگرچہ ابھی یورپ تیل کی کمی کے باعث کچھ پریشان ہے مگر امریکہ اس کی پریشانی دور کر سکتا ہے۔ لیکن اگر مشرق وسطےٰ کی بیروزگاری اور خسارہ کا یہی حال رہا۔ تو حکومتوں کے لئے ایک درد سر ہو جائے گا۔ اور اس کے نتیجہ میں مشرق وسطےٰ پر روس و امریکہ کی گرفت اور مضبوط ہو جائے گی۔

ممالک عربیہ کی بیداری عرب میں جب سے جذبۂ وطنیت بیدار ہوا ہے۔ انہیں اپنی اس مجبوری کا احساس ہے اور اسے دور کرنے کے لئے مصر و ممالک عربیہ نے بہت سے پروجیکٹ بنائے۔ عراقی پروجیکٹ اور اسوان ڈام سب اسی اسکیم کی شاخیں ہیں۔ لیکن اس جنگ نے مصر و مشرق وسطےٰ کے منصوبوں میں بھی رکاوٹ ڈال دی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مصر نے حریت و آزادی کے میدان میں بڑا زبردست پارٹ ادا کیا ہے۔ لیکن یہ بھی درست ہے کہ اگر مصر نہر سویز کو قومیانے میں اتنی عجلت سے کام نہ لیتا اور کم سے کم ۱۸۸۸ء والے معاہدہ کی آخری میعاد تک انتظار کرتا تو اس وقت تک مصر و عرب اپنی بہت سی منصوبہ بندیوں میں کامیاب ہو جاتے اور آج ایک معمولی سے جھٹکے سے ان کی تعمیری مشینیں نہ رک جاتیں۔ یوں کہتے ہیں کہ دنیا کی رائے عامہ برطانیہ کے خلاف ہو گئی ہے۔ مگر کیا ہندوستان کا حسن دلیقہ ہے اور پاکستان معاہدہ بغداد سے الگ ہو گیا؟ مصر نے اکثر ممالک سے اظہار ہمدردی ضرور کیا ہے۔ مگر کوئی ملک خطرہ مول لے کر مظلوم کی حمایت کرنے کے لئے نہیں بڑھا۔ اور اگر موجودہ سیاسیات عالم کے پس و پیش پر گہری نظر ڈالی جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ بعض وہ ممالک جو مصر سے گوئے سبقت لے جانا چاہتے تھے۔ اگرچہ زبان سے وہ بھی مصر سے اظہار ہمدردی کر رہے ہیں۔ مگر اقتدار کی رسہ کشی انہیں حالات حاضرہ سے بڑی مدد ملی ہے *

تبلیغ حق کا فریضہ بقیہ ص۲

معلوم ہوتا ہے کہ پانچ پانچ سات سات افراد کی ٹولیاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حوالی عرب میں بھیجتے تھے ان میں کچھ درگاہ نبوی کے تعلیم یافتہ ہوتے تھے اور کچھ غیر تعلیم یافتہ ہوتے تھے آجکل یہ اندھیر کیا ہے کہ ہمارے علماء اور عوام خواص بھی تبلیغ سے بیخبر ہو کر گھروں میں بیٹھ گئے آجکل بہت سی انجمنیں بنائی جا رہی ہیں جن کی نسبت ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ غیر مفید ہیں مگر یہ کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتے کہ انکا تبلیغی کردار بہت اقل قلیل ہے اگر ہم دفتر اہلحدیث کی اطلاعات کو صحیح سمجھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ آپکی جتنی کانفرنسیں اور انجمنیں ہیں ان سب کا حال یہی ہے کہ فی انجمن ایک مبلغ کا پتہ بھی نہیں چلتا؟

پھر اسباب کو اور واضح کرتے ہیں :-

"پچھلے دنوں ہم نے ایک ادارتی نوٹ میں تحریر کیا تھا کہ اس وقت اس بات کی ضرورت ہے کہ مقتدر علماء اہلحدیث کا ایک وفد اپنے اخراجات پر دہلی سے چل کر راجستھان اور صوبہ بمبئی اور مدراس اڑیسہ مغربی بنگال اور یوپی کا طویل سفر کرے اور اپنے تبلیغی نظام کو قائم کرانے کی سعی کر کے جماعت میں نیا ولولہ اور نیا جوش پیدا کر دے مگر ہم نے جو دیکھا وہ یہ ہے کہ اس کام کے لئے ہم کو پانچ آدمی نہیں ملے حالانکہ یہ کام کانفرنسوں اور جمعیتوں کے لئے کوئی مشکل نہ تھا۔ وہ پانچ کی جگہ پچاس کا انتظام کر سکتے ہیں"

آخر میں اپنی جماعت کے مردہ جسم کو جھنجھوڑتے ہوئے اس سے یوں مخاطب ہوتے ہیں :-

"میرے بزرگو، دوستو، اور بھائیو! دیکھو وقت بڑی تیزی سے گذر رہا ہے اگر اب بھی آپ نے تبلیغ کے لئے کروٹ نہ بدلی تو خداوند قدوس کو ضرور یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ اپنے دین کی تبلیغ کیلئے دوسرے گروہ و جماعت کو کھڑا کر دے۔ مگر یہ بھی یاد رکھئے کہ آپکا یہ دعویٰ کہ ہم کتاب و سنت پر عمل کرنے والے ہیں غلط ہو جاتا ہے۔ آج ہم اپنے علماء سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ جو یہ کہتے رہتے ہیں کہ تبلیغ انبیاء کا ورثہ ہے اور مبلغ قیامت کے دن انبیاء کے ساتھ ہوں گے تو وہ خود تبلیغ سے کیوں تساہل کر رہے ہیں" (اہلحدیث دہلی ۱۵ر دسمبر)

افسوس مقالہ نویس اس بات پر غور کرنے سے قاصر ہے کہ جب گذشتہ کا تعلق جڑ سے نہ رہے اس کا بارآور ہونا تو کنار اس کا سرسبز و شاداب ہونا بھی بعید از قیاس ہے۔ بیشک جماعت اہلحدیث کسی زمانہ میں اسلام کی ہی شاخ تھی جس سے خیر کے پھل نکلے اور رواج دیا کہ اس سے حیات جاودانی پائی۔ لیکن اب وقت گذر گیا۔ اب سوائے سوکھی ٹہنیوں کے کسی پھل کی امید رکھنا فضول ہے۔ کیونکہ آپ ہی کے قول کے مطابق خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کے ذریعہ ایک اور جماعت کو کھڑا کر چکا ہے۔ وہی پاک جماعت کی طرف ایک دنیا دوڑی آ رہی ہے۔ مگر افسوس کہ کتاب و سنت پر عمل کا دعویٰ رکھنے والے ہی ان احکام کو پس پشت ڈال رہے ہیں۔

الغرض جماعت احمدیہ کا تبلیغی نظام اور اس میں عالمگیر کامیابی اس بات کی واضح دلیل ہے۔ کہ آج روئے زمین پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنیوالی جماعت اگر ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے۔ بس کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

دورہ پروگرام مکرم بی احمد صاحب آنریری انسپکٹر بیت المال

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ جنوبی ہند (مدراس و مالابار) کے عہدیداران مال کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم بی احمد صاحب آنریری انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ۲۷ر ۱۲ ۵۶ تا ۲۳ر ۱ ۵۷ بغرض معائنہ حسابات۔ وصولی چندہ جات تشخیص بجٹ اور نظارت ہذا سے متعلقہ دیگر امور کی انجام دہی کیلئے دورہ کریں گے توقع کی جاتی ہے کہ متعلقہ عہدیداران مال انسپکٹر صاحب موصوف سے پورا پورا تعاون فرمائیں گے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ معائنہ	نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ معائنہ
۱	مرکرہ	۲۷-۱۲-۵۶	۱۰	پیتھاپرم	۱۲-۱-۵۷
۲	منگلور	۲۹-۱۲-۵۶	۱۱	کرولائی	۱۳-۱-۵۷
۳	نیلیشور	۳۰-۱۲-۵۶	۱۲	الانور	۱۴-۱-۵۷
۴	پلینگاڈی	۳۱-۱۲-۵۶	۱۳	منارگھاٹ	۱۶-۱-۵۷
۵	کوڈالی	۲-۱-۵۷	۱۴	چیلہ کرہ	۱۷-۱-۵۷
۶	کنانور	۳-۱-۵۷	۱۵	کروناگاپلی	۱۸-۱-۵۷
۷	تیلیچری	۵-۱-۵۷	۱۶	کوٹار	۲۰-۱-۵۷
۸	باڈہ گرہ	۶-۱-۵۷	۱۷	سستان کوٹم	۲۱-۱-۵۷
۹	کالیکٹ	۱۰-۱-۵۷	۱۸	مدراس	۲۳-۱-۵۷

جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن کے ایک مخلص بزرگ کا انتقال

جناب مولوی مومن حسین صاحب ولد امام بخش صاحب ساکن محلہ سعیدہ آباد عمرہ ۸۵ سال حیدرآباد کا آج بتاریخ ۲۵ر نومبر ۱۹۵۶ء بروز اتوار بوقت ۷ بج کر ۲۰ منٹ شام انتقال ہوا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے اور جماعت احمدیہ کے اُن مخلص باعمل بزرگوں میں سے ایک تھے جن پر جماعت احمدیہ حیدر آباد کو ہمیشہ فخر رہے گا۔

مرحوم کے بے شمار کارنامے ہیں جو بعد میں مضمون کی شکل میں درج اخبار کئے جائیں گے مرحوم نے پانچ لڑکے اور دو لڑکیاں اپنے پیچھے یادگار چھوڑی ہیں اور سب سلسلہ کے شیدائی اور مخلص افراد ہیں۔ مرحوم نمازوں کے عاشق۔ تہجد کے سخت پابند، روزانہ درس تدریس قرآن کا سلسلہ اپنے گھر میں نسبح جاری رکھتے تھے۔ سالہا سال پنجوقتہ نماز باجماعت کی راپنے گھر پر خود امام بن کر پابندی کراتے اور اپنی اولاد کو اس کی تلقین کرتے۔ اور پنجوقتہ اذان بھی حتی الامکان خود دیتے یا بچوں سے دلواتے۔

ہر کام اپنے ہاتھ سے کرنے کے عادی تھے۔ اس طرح تحریک جدید کے سابقین میں سے تھے مرحوم ہر چندہ کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور اپنی اولاد کو بھی حصہ دار بناتے سلسلہ کے کاموں میں انتہائی ذوق وشوق سے حصہ لیتے۔ بڑھاپے ہونے کے باوجود وہ جوان دل اور باہمت بزرگ تھے۔ اپنے عملی نمونوں سے نوجوانوں کی ہمت بڑھاتے۔

خدمت خلق کے فریضہ کی ادائیگی میں مرحوم عملی اعتبار سے ممتاز رنگ رکھتے تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے محبت عشق کے رنگ میں تھی۔ مرحوم دعاؤں کے بیحد عادی اور نوافل میں خصوصًا اسکی کثرت کرتے تھے۔ فرض نمازوں میں بھی سجدہ و قیام میں دعاؤں کے عادی تھے، بالجہر نمازوں میں جہری دعائیں کرتے۔ سلسلہ کے مبلغین سے ہر طرح کا اتحاد تعاون کرتے انتہائی درجہ کے مہمان نواز تھے۔ غرباء کی خبرگیری اُس کا طرۂ امتیاز تھا۔ اور وہ اُس کا بہت خیال کرتے۔ تبلیغ کے بڑے عاشق تھے اور اس معاملہ میں وہ بہت ہی دلیر واقع ہوئے تھے۔ بڑے سے بڑے آدمی کو تبلیغ کئے بغیر نہ چھوڑتے۔ خدا تعالیٰ پر توکل کمال کا تھا۔ عسر و یسر میں صابر و شاکر رہے اور ہمیشہ ذکر الٰہی میں ورد زبان رہی جماعت کو بام عروج پر لے جانے اور اُس کی ترقی کے ہمیشہ کوشاں رہے۔ کسی کسی وقت تقریر بھی فرماتے۔ اور مختصر مگر جامع اور معنوی باتیں سناتے اور ایک خاص روحانی انداز میں دل میں اُترنے والی باتیں ارشاد فرماتے۔ اپنے اعزہ و اقارب اور دوستوں اور چاہنے والوں سے سلوک بھی نہایت اعلیٰ درجہ کا تھا۔ چھوٹے بڑے اُن پر جان دیتے تھے۔ وہ چھوٹوں کے لئے شفیق اور رحیم تھے اور بڑوں کی تعظیم و تکریم کرتے تھے۔ (باقی)

محمد اسمٰعیل فاضل وکیل یادگیر

یاجوج ماجوج کی آخری جنگ

(بقیہ صفحہ)

بے پروائی سے سکونت کرتے ہیں ایک آگ بھیجوں گا اور وہ جانیں گے کہ میں خداوند ہوں۔" (حزقیل ۳۹)

قرآن مجید فرماتا ہے یرسل علیکما شواظ من نار و نحاس فلا تنتصران۔ کہ تم دونوں قوموں پر آگ کے شعلے برسائے جائیں گے اور پیتل بموں کی صورت میں گرے گا اور تم ایک دوسرے کی مدد نہ کرسکو گے۔

پھر قرآن مجید فرماتا ہے ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون (الانبیاء) کہ زبور میں ہمارے نوشتہ کے مطابق اس سرزمین کے وارث آخرکار ہمارے نیک بندے ہوں گے یہ وعدۂ الٰہی مختلف رنگوں میں پورا ہوتا رہا ہے اور سورۂ انبیاء میں اس کا یاجوج و ماجوج کی تباہی کی خبر کے بعد ذکر کرنا متعین کر دیتا ہے کہ یہ آخری زمانہ کے عباد اللہ الصالحون سے متعلق ہے۔ جن کے بارے میں مسیح موعود پر وحی ہوگی۔ حرز عبادی الی الطور (مشکوٰۃ) کہ اے مسیح موعود! میرے بندوں کو طور پر جمع کر یہی عباد ہیں جن کے آخری غلبہ کی خبر یرثھا عبادی الصالحون میں دی گئی ہے۔

حدیث نبوی میں ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی جنگ کے سلسلہ میں فرمایا ہے:

لاتقوم الساعة حتی یقاتل المسلمون الیھود فیقتلھم المسلمون حتی یختبیٔ الیھودی من وراء الحجر والشجر فیقول الحجر والشجر یا مسلم یا عبد اللّٰہ ھذا یھودی خلفی فتعال فاقتلہ الا الغرقد فانہ من شجر الیھود۔ رواہ مسلم (مشکوٰۃ صفحہ ۴۶۷)

ترجمہ۔ قیامت نہیں آئیگی جب تک آخری مرتبہ مسلمانوں اور یہودیوں کی جنگ نہ ہولے مسلمان یہود کو شکست دیکر قتل کرینگے یہاں تک کہ جو یہودی درختوں یا پتھروں کے پیچھے چھپے ہوں گے ان کے بارے میں پتھر اور درخت کہیں گے کہ اے عبد اللہ! اے سچے مسلمان! یہ یہودی چھپا ہوا ہے آ اور اسے قتل کر مگر ہاں غرقد درخت ایسا نہ کرے گا وہ یہود کا درخت ہے۔

اس حدیث میں حجر و شجر سے مراد یہود کی جائے پناہ قومیں ہیں۔ اس زمانہ میں سب قومیں یہود سے بیزار ہوں گی اور انہیں کسی جگہ پناہ نہ ملیگی۔ اور دجال یا شجر الیھود ہی ان کا ملجا ہوگا۔ مگر وہ خود آخرکار ینذوب کما یذوب الملح فی الماء اسی طرح پگھل جائے گا جس طرح پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔

آخری خوشخبری

یہ پیشگوئیوں کا ایک مجمل خاکہ ہے۔ چونکہ یہ آئندہ کے واقعات ہیں اس لئے سوائے خدائے علام الغیوب کے انکی آخری صورت کو اور کوئی بیان نہیں کرسکتا۔ ہاں اتنا ضرور ہے

مندرجہ ذیل احباب کا چندہ اخبار بدر ۲۸ر دسمبر ۱۹۵۶ء سے ختم ہے۔

۱۰۰۲ مکرمی محمد شمیم صاحب نیور (یوپی) ۲۸ر دسمبر ۱۹۵۶ء
۱۰۴۷ ؍؍ شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور ؍؍ ؍؍
۱۲۸۵ ؍؍ منشی سلطان احمد صاحب صادق پور (سندھ) ؍؍ ؍؍
۱۲۴۳ ؍؍ محمد تقی صاحب رگرل ؍؍ ؍؍
۱۳۳۱ ؍؍ محمد عثمان صاحب سورب شموگہ ؍؍ ؍؍
۱۲۱۶ ؍؍ محمد بشیر الدین صاحب حیدرآباد دکن ؍؍ ؍؍
۱۱۰۹ ؍؍ ڈاکٹر محمد سعید صاحب ایم بی بی ایس ۔ پور ؍؍ ؍؍
۱۲۳۶ ؍؍ محمد نعیم صاحب مونگھیر (بہار) ؍؍ ؍؍
۱۱۱۲ ؍؍ انوار احمد صاحب ملک منیجر ایرپورٹ لاہور ؍؍ ؍؍
۱۱۳۹ ؍؍ ڈاکٹر اے آر مرزا میگاڈی (انڈونیشیا) ؍؍ ؍؍
۱۳۲۹ ؍؍ سیٹھ عبد المجید صاحب مالیرکوٹلہ (پیپسو) ؍؍ ؍؍
۱۳۰۴ ؍؍ حکیم محمد دین صاحب سعید آباد دکن ؍؍ ؍؍
۱۳۲۲ ؍؍ حافظ عبد المنان صاحب کلکتہ ؍؍ ؍؍
۱۳۲۳ ؍؍ عبد القیوم صاحب کلکتہ ؍؍ ؍؍
۱۳۲۶ ؍؍ محمد عزیز ماجد صاحب تیاپور (دکن) ؍؍ ؍؍
۱۳۲۷ ؍؍ محمد عبد السلام صاحب (دکن) ؍؍ ؍؍
۱۳۲۸ ؍؍ محمد عبد الحق صاحب چنتہ کنٹہ (دکن) ؍؍ ؍؍
۱۳۲۹ ؍؍ محمد حسین الدین صاحب (دکن) ؍؍ ؍؍

۱۱۸۲ مکرمی ایم عبد القادر صاحب ۔ ملاباز ۲۸ر دسمبر ۱۹۵۶ء
۱۴۷۳ ؍؍ اکبر حبیبی صاحب حیدرآباد (دکن) ؍؍ ؍؍
۱۴۷۴ ؍؍ احمد حسین صاحب سعیدی وکیل شوراپور (دکن) ؍؍ ؍؍
۱۴۷۵ مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ جدچرلہ (دکن) ؍؍ ؍؍
۱۴۷۶ مکرمی عبد السمیع خان صاحب بنارس ؍؍ ؍؍
۱۴۷۷ ؍؍ محمد بشیر الدین صاحب حیدرآباد (دکن) ؍؍ ؍؍
۱۴۷۸ ؍؍ سیٹھ محمود احمد صاحب کرنول (آندھرا) دکن ؍؍ ؍؍
۱۴۷۹ مسز ایم اے غنی صاحبہ حیدرآباد (دکن) ؍؍ ؍؍
۱۴۸۰ مکرمی سید جہانگیر صاحب حیدرآباد ؍؍ ؍؍
۱۴۸۲ ؍؍ محمد غوث الدین صاحب گوڑگی ؍؍ ؍؍
۱۴۸۱ ؍؍ محمد عبد اللہ صاحب حیدرآباد ؍؍ ؍؍
۱۴۸۴ ؍؍ عبد الکریم صاحب نشان یادگیر ؍؍ ؍؍
۱۴۸۵ مکرمہ اہلیہ صاحبہ سید عبد الرزاق صاحب ؍؍ ؍؍
۱۴۸۶ مکرمی محمد ریاض صاحب بستی (یوپی) ؍؍ ؍؍
۱۴۸۷ ؍؍ عبد العزیز صاحب استاد تیاپور (دکن) ؍؍ ؍؍
۱۴۸۸ ؍؍ قریشی نذیر احمد صاحب ؍؍ ؍؍
۱۱۸۶ ؍؍ محمد حمزہ صاحب کنگاڈی ؍؍ ؍؍
۱۴۹۰ ؍؍ محمد ابراہیم صاحب تیاپور ؍؍ ؍؍

کیا آپ اپنا اور اپنی جماعت کا وعدہ بھجوا چکے ہیں
اگر نہیں تو یکم جنوری تک وعدوں کی فہرست مکمل کریں

جن جماعتوں کے وعدے ابھی تک نہیں آئے یا جن کے وعدوں کی ایک دو قسطیں آچکی ہیں۔ مگر ان کی فہرست مکمل نہیں ہوئی ہے بلکہ بعض احباب وعدے کرنے والے باقی ہیں۔ اور دفتری ریکارڈ بھی بتلاتا ہے۔ کہ ان کی فہرست نامکمل ہے۔ ان کو دفتر کی طرف سے قبل ازیں جلد وعدے بھجوانے کے بارے میں یاد دہانی کرائی جاچکی ہے۔ اس لئے جماعتوں کے امیر یا صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال فوری توجہ فرمائیں تاکہ دفتر ان جماعتوں اور احباب کے نام حضرت اقدس کے حضور دعائے خاص کے لئے فہرست پیش کر سکے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

۱۲۹۱ مکرمہ اہلیہ صاحبہ شکیل احمد صاحب آرہ (بہار) ۲۸ر دسمبر ۱۹۵۶ء
۱۳۴۲ دی سنٹرل ربڑ ورکس کلکتہ ۱۵ ؍؍ ؍؍
۱۳۰۲ مکرمی قریشی مختار احمد صاحب لکھنؤ (یوپی) ؍؍ ؍؍
۱۲۱۸ ؍؍ سیٹھ رشید احمد صاحب علاء الدین کوچہ حیدرآباد دکن ؍؍ ؍؍
۱۳۰۰ ؍؍ مولوی احمد الدین صاحب گورسائی (کشمیر) ؍؍ ؍؍
۱۲۹۴ مکرمہ سعیدہ خاتون صاحبہ بھاگلپور (بہار) ؍؍ ؍؍

۱۲۷۶ مکرمی صدیق امیر علی صاحب مرگرال (مدراس) ۲۸ر دسمبر ۱۹۵۶ء
۱۲۴۰ ؍؍ دل محمد صاحب آرو خی گمات (کشمیر) ؍؍ ؍؍
۱۲۸۳ ؍؍ محمود احمد مینار لیدر کمپنی کلکتہ ؍؍ ؍؍
۱۲۴۷ ؍؍ سید فضل احمد صاحب چھپرا (بہار) ؍؍ ؍؍
۱۱۱۱ ؍؍ بابو محمد یوسف صاحب جموں کشمیر ؍؍ ؍؍
۱۲۸۱ ؍؍ سید حمید الدین صاحب جمشید پور (بہار) ؍؍ ؍؍

۱۳۹۳ شیخ ابراہیم بیوپاری پورنیگاں ۲۸ر دسمبر ۱۹۵۶ء۔ ۱۱۲۲ چوہدری فتح دین صاحب سیالی صاحب گھٹیالیاں ۲۸ر دسمبر ۱۹۵۶ء۔ ۱۹۹۱ مکرمی شیخ غلام حسین صاحب (یوپی) ۲۸ر دسمبر ۱۹۵۶ء۔ ۱۵۰۵ مکرمی سید ظہیر الحق صاحب پورنیہ (بہار) ۲۸ر دسمبر ۱۹۵۶ء۔ چوہدری محمد ...

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

مرمت مکانات قادیان کیلئے گراں قدر عطیہ

گزشتہ سیلابوں کی وجہ سے احمدیہ آبادی دیار کے اکثر مکانات کو سخت نقصان پہنچا۔ مرکزی مساجد اور دار المسیح کے مکانات کی حالت کافی شکستہ ہو گئی۔ جن کی فوری مرمت کروائی جا رہی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس مد میں مبلغ ایک ہزار روپیہ کا عطیہ عطا فرمایا ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت میں برکت دے۔ اور حضور کا سایہ اقدس ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے۔ آمین ثم آمین۔

مرمت مکانات کے غیر معمولی اخراجات کے مدنظر کافی عرصہ سے احباب جماعت احمدیہ میں خاص چندہ کی تحریک کی جا رہی ہے۔ اور متعدد جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے مخلصین نے اس بابرکت تحریک میں حصہ لیا ہے۔ حال ہی میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہایت موثر الفاظ میں اس غرض کے لئے جماعت کے مخلصین کو تحریک کی گئی ہے جس کے نتیجہ میں احباب جماعت پہلے سے زیادہ اس تحریک کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ لیکن ابھی بہت سی جماعتیں اور افراد ایسے ہیں جنہوں نے مقامات مقدسہ قادیان کی مرمت کی مد میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خود اس مد میں ایک ہزار روپیہ کا گرانقدر عطیہ عطا فرمانا جماعت کے ہر فرد کے احساس کو زندہ کرنے کے لئے کافی ہونا چاہیئے۔ تا جماعت کا کوئی فرد اس تحریک کے ثواب میں شامل ہونے سے محروم نہ رہے۔

ماہرین تعمیرات کے اندازہ کے مطابق مرمتوں کے فوری ضروری کاموں کیلئے کم از کم تیس ہزار (۳۰۰۰۰) روپے کی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ مخلصین جماعت اپنے دیگر لازمی چندوں کے علاوہ اس ضرورت کو جلد از جلد پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

امتحان میں کامیابی

درویشان قادیان میں سے مندرجہ ذیل احباب امسال ۱۰ نومبر میں پنجاب یونیورسٹی کے امتحان ادیب اور ادیب فاضل میں شریک ہوئے۔ اور خدا کے فضل و کرم سے سب کے سب کامیاب ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اور ان کی یہ کامیابی خود ان کے لئے اور سلسلہ کے لئے مفید اور بابرکت ہو۔ آمین۔

امتحان ادیب فاضل

	حاصل کردہ نمبر
۱۔ مولوی خورشید احمد صاحب	۳۵۸
۲۔ مرزا منور احمد صاحب	۳۱۵

امتحان ادیب

۱۔ محمود احمد صاحب عارف	۳۹۷ (پنجاب یونیورسٹی میں اول)
۲۔ محمود احمد صاحب مبشر	۳۶۶
۳۔ عبد الغفور صاحب	۳۱۴
۴۔ مولوی محمد احمد صاحب	۳۰۵

(بحوالہ اخبار ٹریبون انبالہ مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۵۲ء)
(الجمعیۃ دہلی ۱۶ دسمبر ۱۹۵۲ء)

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)